بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث (القرآن)

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ

اہلِ حدیث لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلک اہلِ حدیث کا داعی

جلد: 45 | ۱۰ تا ۱۶ جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ — 11 تا 17 اپریل 2014ء | شمارہ: 15

اسلامی تہذیب وثقافت

کے خلاف اغیار میڈیا کو
بطور ہتھیار استعمال کر رہے ہیں۔

امام کعبہ

قرآن وسنت کی روشنی میں

- ربیبہ کا محرم.....؟؟
- منہ بولے بھائی سے پردہ.....؟؟
- سابق خاوند کے باپ سے پردہ.....؟؟

صحبتِ بد کے نقصانات...!

مولانا حافظ احمد حماد حفظہ اللہ

درس قرآن

باہمی نزاع کا قرآنی حل

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ (النساء:۵۹)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کرو اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں آجاؤ اور صاحب اختیار لوگوں کا حکم مانو۔ پھر اگر کسی چیز میں اختلاف واقع ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ (کی کتاب) اور رسول ﷺ (کی سنت) سے کرواؤ اگر واقعی تم اللہ پر ایمان اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی یہی ایک بھلا طریقہ ہے''

یہ مسلمانوں کے باہمی نزاع اور آپسی جھگڑا کی صورت میں قرآنی رہنمائی ہے۔ جھگڑا کی نوعیت چاہے کچھ بھی ہو، وہ دو آدمیوں کے درمیان ہو یا دو گروہوں کا آپسی نزاع ہو' اصول دین سے ہو یا پھر کوئی فروعی معاملہ' باسیان وطن اپنے حکمرانان وقت سے نالاں ہوں یا اصحاب حل وعقد اپنی رعایا سے کوئی مطالبہ کر رہے ہوں' ان تمام صورتوں میں بہترین' پرامن' پائیدار اور خوشگوار حل صرف اور صرف وہی ذات پیش کر سکتی ہے جو ان گروہوں کی خالق ہے اور وہ ذات جس پر اصول دین کا نزول ہوا اور جس نے اس دین کی نا صرف تشریح فرمائی بلکہ عملاً اس کی تنفیذ بھی کر دکھائی۔ اور اسی کی اطاعت کو خالق کائنات نے اپنی اطاعت قرار دیا:

﴿مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء:۸۰)

''جس نے اللہ کے رسول کی اطاعت کی' گویا اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی''

تو گویا معاملہ کا حل اللہ کی طرف لوٹا دینے میں ہی ہے:

﴿وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ﴾ (شوریٰ:۱۰)

''اور جس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہے اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے''

لیکن یہ اُمر بھی پوشیدہ نہیں رہنا چاہیے کہ جو اہل اختیار اور صاحب اقتدار کتاب ہدایت اور رسول رحمت کے سوا کسی اور جگہ یا شخصیت سے اُمن کے خواہاں ہیں اور معاملات کی اصلاح کے لیے کوئی اور در ڈھونڈتے ہیں یا کسی اور کی طرف رجوع کرتے ہیں وہ سراسر گمراہی میں مبتلا ہیں: ''وہ اپنے فیصلے غیر اللہ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں' حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ شیطان کا انکار کریں'' (النساء:۶۰)

''جو شخص طاغوتوں کا انکار کر کے اللہ پر بھروسہ اور ایمان رکھے تو اس نے (گویا) ایک مضبوط کڑے کا سہارا لے لیا'' (البقرہ:۲۵۶)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع اور طاغوتی طاقتوں اور نظاموں سے انکار یہی واحد راستہ ہے جو باہمی صلح' معاشرتی امن وخوش حالی کے ساتھ ساتھ اُخروی کامیابی کا بھی ضامن ہے۔

پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

درس حدیث

قضائے حاجت کے آداب

عن انس رضی الله عنه قال: كان النبی ﷺ اذا دخل الخلاء قال اللهم انی اعوذبك من الخبث والخبائث)) (متفق علیه واللفظ للبخاری)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب نبی کریم ﷺ بیت الخلاء کی طرف جاتے تو یہ دعا پڑھتے: ''اللهم انی اعوذبك من الخبث والخبائث اے اللہ! میں خبیث جنات نر و مادہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

رسول اللہ ﷺ نے ہر معاملے میں اپنی امت کی راہنمائی فرمائی حتیٰ کہ پیشاب و پاخانے کے آداب بھی بیان فرمائے۔ چونکہ ویرانے اور غلیظ مقامات پر جنات کا بسیرا ہوتا ہے۔ اس خیال سے کہ کوئی خبیث روح کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچانے پائے یہ دعا سکھا دی کہ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے اسے پڑھ لیا جائے تاکہ بندہ اللہ کی پناہ میں آجائے اور ان بدروحوں کے شر سے محفوظ ہو جائے۔ بیت الخلاء میں کسی قسم کی دعا یا ذکر کی اجازت نہیں۔ جب اپنی حاجت پوری کر کے بیت الخلاء سے باہر آئے تو یہ دعا پڑھے: غفرانك، الحمد لله الذی اذهب عنی الاذی وعافنی (میں جتنا عرصہ بیت الخلاء میں تیری یاد سے غافل رہا) اس کی تجھ سے معافی کا طلبگار ہوں۔ تعریف اس اللہ کی جس نے مجھ سے تکلیف دور کر دی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔ اس تکلیف کے متعلق ان سے پوچھیں جو قبض جیسی بیماری میں مبتلا ہیں۔ پیشاب یا پاخانہ بند ہو جائے تو انسان نہایت تکلیف محسوس کرتا ہے وہ ان امراض سے نجات حاصل کرنے کیلئے اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اس عافیت والی نعمت کا تذکرہ اس دعا کی صورت میں کیا جائے جو نبی پاک ﷺ نے بیت الخلاء سے فارغ ہونے کے بعد پڑھنے کی تعلیم دی ہے۔ ان دعاؤں کو پڑھنے والا انسان اپنے مالک کا شکر گزار بندہ بن جاتا ہے اور اجر وثواب بھی پاتا ہے، بیت الخلاء میں جانے سے قبل رسول اللہ ﷺ اپنی انگوٹھی اتار دیا کرتے تھے اس لئے کہ آپ کی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ ﷺ منقش تھا۔ اسی انگوٹھی کو آپؐ مہر کے طور پر استعمال فرماتے تھے۔ معلوم ہوا کہ بیت الخلاء میں جاتے وقت یہ خیال کیا جائے کہ کوئی متبرک تحریر یا کوئی کتابچہ پاس نہ ہو اس لئے کہ وہ جگہ پاک نہیں ہوتی۔ ناپاک جگہ پر مقدس تحریریں نہیں لے جانی چاہئیں۔ قضائے حاجت کے آداب میں یہ بات بھی یاد رکھی جائے کہ اگر میدانوں یا کھیتوں میں جانا پڑے، گھروں میں انتظام نہ ہو یا انسان کھیتوں میں ہو تو ہر ممکن چھپنے کی کوشش کرے۔ درختوں کے جھنڈ یا کسی ٹیلے کی اوٹ میں اپنی حاجت پوری کرے۔ گزرگاہوں یا راستوں پر لگے درختوں کے نیچے بول وبراز کرنا سخت منع ہے یہ فعل لعنت کو دعوت دیتا ہے اس لئے کہ ان سے گزرنے والے یا ان درختوں کے سائے میں بیٹھنے والے اذیت محسوس کرتے ہیں اور ایسا کرنے والوں پر لعنت بھیجتے ہیں۔..... (جاری)

اتفاق و اتحاد کی بنیادیں!

اسلام میں اتفاق و اتحاد کی اہمیت اور عصرِ حاضر میں اس کی ضرورت و اہمیت سے ہر باشعور شخص بخوبی آگاہ ہے۔ آج امت مسلمہ جن نازک اور پرُخطر حالات سے گزر رہی ہے ان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ بنیان مرصوص بن جائے۔ اسلام اور مسلمان دشمن قوتیں مسلمانوں میں اختلافات کی خلیج پیدا کرنے کیلئے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہیں۔ مسلمانوں کو نہ صرف ان سے ہوشیار رہنا چاہئے بلکہ ان کے تدارک کے لئے اپنی جدوجہد میں کسی تساہل سے کام نہیں لینا چاہئے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ اسلام ہی ہماری قوت اور ہماری سربلندی کا سرچشمہ ہے۔ اختلافات جب اٹھتے ہیں تو مسلمانوں کو اسلام سے دور لے جاتے ہیں۔ اسلام دلوں کے قریب ہو تو ہمارے دل بھی قریب آ جاتے ہیں۔ اسلام جس قدر اتحاد و یگانگت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے، اسی قدر مسلمان اس نعمت سے محروم ہیں۔ حالانکہ اتحاد بین المسلمین وقت کا اہم ترین تقاضا ہے جس کے بغیر اپنے مسائل حل نہیں کر سکتے۔ آیئے! ذرا تاریخ کا ورق پلٹ کر دیکھیں کہ اتحاد کے سبب ہم دنیا کے جلال و جمال کے کس طرح مالک بن گئے تھے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ظہورِ اسلام سے قبل عالم انسانیت، سیاسی، معاشی معاشرتی اور مذہبی اعتبار سے مختلف طبقوں اور فرقوں میں بٹی ہوئی تھی۔ سیاست میں آمریت اور جور و استبداد کا دور دورہ تھا۔ معاشرے میں انسان اونچ نیچ میں تقسیم تھے۔ معاش میں امیر و غریب کا فرق اور ظالم و مظلوم طبقوں کا وجود قائم تھا۔ مذہبی عقائد پر مبنی مختلف گروہوں کی وجہ سے انسانیت مختلف اور متصادم فرقوں میں بٹی ہوئی تھی۔ قرآن پاک نے ﴿ظهر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس﴾ فرما کر اسی حالت کی نشاندہی کی ہے۔

بعثت نبویؐ کے بعد انسانیت کو ظلم کی اس تاریک وطویل رات سے رہائی ملی اور اسلام کی صبح جاں نواز، امن و سلامتی، انسانی وحدت اور اخوت و اتحاد کا پیام لے کر طلوع ہوئی۔ اسلام کے سبب انسانیت کو احترام کی نعمت ملی۔ سیاست میں جبر و استبداد کی بجائے باہمی مشورے سے امور مملکت چلنے لگے۔ ظالم حکمرانوں سے انسانیت کو نجات میسر آئی۔ معاشرے میں اونچ نیچ کا فرق ختم کر کے عدل و انصاف کا علَم بلند ہوا۔ ہر مسلمان اپنے حقوق و فرائض سے آگاہ ہوا۔ نیز اسے یہ درس ملا کہ قرآن و سنت کی روشنی میں غور و فکر کر کے مسائل کا حل تلاش کرے۔

اللہ تعالیٰ کا واضح طور پر حکم آیا ہے کہ ﴿واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا﴾ کہ اللہ کی اسی (کتاب و سنت) کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں فرقے فرقے نہ بن جاؤ۔'' اسی میں نجات ہے اور انہی دو اصولوں پر اتحاد قائم ہو سکتا ہے اور برقرار بھی رہ سکتا ہے۔

اسلام کا قرنِ اول اسلامی تاریخ کا عہدِ زریں ہے لیکن اس دور میں بھی قرآن و حدیث کے فہم اور اس کی توضیح و تعبیر میں اختلافات کے باوجود فرقہ بندی نہیں تھی بلکہ وہ متحد تھے کیونکہ ان کے علم و عقیدہ اور اطاعت و عقیدت کی بنیاد اور مرکز اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت تھی۔ آج بھی اگر مسلمان ملک سے اختلافات ختم کرنا چاہتے ہیں تو کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ قرآن پاک کا بھی یہی حکم ہے: ((فان تنازعتم فی شیء فردوه الی الله والرسول)) یعنی اپنے متنازعہ امور کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف لوٹا دو یعنی انہیں اپنا حکم تسلیم کر لو۔ پھر تمہارے اختلافات ختم ہو جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کا بھی ارشاد گرامی ہے: ((ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب الله وسنة رسوله)) یعنی میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم قرآن و سنت کی پیروی کئے رکھو گے تو گمراہ نہیں ہو گے۔

آج ہمارے اختلافات کا سبب یہ ہے کہ ہم نے بعض شخصیتوں کو اپنے فکر و عمل کا مرکز قرار دے لیا ہے۔ حالانکہ ان شخصیتوں نے اپنی علمی تحقیقات کے بارے میں یہ نہیں فرمایا کہ آنکھ بند کر کے اس پر ایمان لے آؤ۔ اگر ایسا ہوتا تو ان بزرگوں کے بعد علم و فکر اور تحقیق کے سوتے خشک ہو جاتے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک کے اندرونی و بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں ملت بیضا کی یکجہتی اور مرکزیت کے لئے اپنی قوتیں صرف کر دینی چاہئیں

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

اداریہ	2
احکام و مسائل	4
بری صحبت کے نقصانات (خطبہ حرم)	6
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز	8
بحیرہ عرب سے گہری پاک سعودی دوستی	11
تعزیت میں میت کیلئے دعائے مغفرت	13
فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ	16
تبصرۂ کتب	19
طب و صحت	20
منزل کی تمنا ہے تو کر جہدِ مسلسل	21
اخبار الجماعۃ	22

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر مینجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ ..... 500/- روپے
ششماہی ..... 300/- روپے
بذریعہ وی پی ..... 535/- روپے
بیرونی ممالک سے ..... 5500/- روپے
فی پرچہ ..... 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

اور اتفاق و اتحاد کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کیلئے کتاب وسنت پر عمل میں استقامت اختیار کرنی چاہیے۔

برصغیر میں اہل حدیث کی تاریخ شاہد ہے کہ اس کے عظیم ارکان مسلکِ محدثین کے علمبردار تھے۔ علم وعمل کا کوئی پہلو تشنہ نہ تھا۔ اخوت و مروت کی فراوانی تھی۔ اپنے ہم مسلک دوست احباب سے ہی نہیں بلکہ دوسرے مکاتب فکر کے اصحاب علم کے ساتھ بھی فراخدلی کا برتاؤ اور تعلق و رابطہ تھا۔ فروعات اور مسائل دینیہ میں اختلافات کے باوجود ان سے مخاصمت کا سماں نہ تھا۔ مل بیٹھنے کا جذبہ موجود تھا۔ مسلکِ محدثین کرام کے تحفظ و اشاعت کے داعیہ میں اختلافات حائل نہ تھے۔ احقاق حق اور ابطال باطل بہرصورت مقصد اولیٰ کی حیثیت رکھتا تھا۔ آج بھی مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے قائدین امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب مختلف مسالک کے علماء سے باہمی اور متفقہ امور میں بہتری کے لئے حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے مشترکہ جدوجہد کرتے رہے ہیں اور کر رہے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ ملک میں اس قدر گھمبیر مسائل ہیں جس کے لئے سب دینی قوتوں کو مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے ؎

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

پرویز مشرف کو کسی بھی قسم کا ریلیف دینے سے ملک میں مذہبی انتہا پسندی بڑھے گی، مشرف کا نام ای سی ایل سے نکالنا قانون کو دیس نکالا دینے کے مترادف ہوگا۔ اگر ایسا ہوا تو اسے جمہوریت اور جمہوری حکمرانوں کی کمزوری سے تعبیر کیا جائیگا۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر

لاہور 2 اپریل 2014ء:۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ مشرف کا نام ای سی ایل سے نکالنا قانون کو دیس نکالا دینے کے مترادف ہوگا۔ اگر ایسا ہوا تو اسے جمہوریت اور جمہوری حکمرانوں کی کمزوری سے تعبیر کیا جائیگا۔ جمہوریت میں ادارے سیاسی حکومت کے تابع ہوتے ہیں۔ اس امر کا اظہار سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے ریاض میں پاکستانی کمیونٹی کے وفد سے ملاقات کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ پرویز مشرف قومی مجرم ہیں وہ چور راستوں سے بھاگنے کی بجائے قانون کا سامنا کریں۔ ملک میں قانون سب کیلئے برابر ہونا چاہیے، اور قانون کی حکمرانی کو ہر صورت میں یقینی بنایا جائے اور آئین کی بالادستی کو ملحوظ خاطر رکھا جائے کیونکہ ملک قانون کی حکمرانی پر چل کر ہی ترقی کرسکتا ہے اور اس حوالے سے ملک میں آزاد عدلیہ موجود ہے۔ مشرف ٹرائل سمیت کسی معاملے میں اداروں کی مداخلت کا شائبہ تک نہیں ہونا چاہیے۔ مشرف کو اس وقت سزا دیکر قانون شکنی کا باب بند کیا جاسکتا ہے۔ پرویز مشرف قوم سے معافی مانگ بھی لیں تب بھی انہیں معاف نہیں کیا جاسکتا کیونکہ انکے جرائم کی فہرست بہت طویل ہے۔ ایک آمر کو آئین شکنی کی سزا دیکر ہی مستقبل میں طالع آزماؤں کا راستہ روکا جاسکتا ہے۔ کسی بھی ادارے یا کسی دوست ملک کو ایک شخص کے لیے قانون کو موم کی ناک نہیں بنانا چاہیے۔ پرویز مشرف کو کسی بھی قسم کا ریلیف دینے سے ملک میں مذہبی انتہا پسندی بڑھے گی۔ دریں اثناء انہوں نے شہزادہ بندر بن سلطان کو نیا منصب سنبھالنے پر مبارک باد پیش کی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

خادم حرمین شریفین پاکستان کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ امام کعبہ

اسلامی تہذیب و ثقافت ختم کرنے کیلئے اغیار میڈیا کا ہتھیار استعمال کر رہے ہیں

بند باندھنے کی ضرورت ہے، عبدالرحمٰن السدیس کی سینیٹر پروفیسر ساجد میر، ڈاکٹر حافظ عبدالکریم سے گفتگو

لاہور:۔ مسجد الحرام کے امام وخطیب شیخ عبدالرحمٰن السدیس نے کہا ہے کہ خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود پاکستان کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ انہوں نے حرم شریف مکہ مکرمہ اور حرم شریف مدینہ منورہ سے ایک ایک امام یکے بعد دیگرے پاکستان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس امر کا انکشاف انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور مرکزی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم سے مکہ مکرمہ میں ملاقات کے دوران کیا۔ امام کعبہ نے مزید کہا کہ اسلامی عقائد اور دینی اقدار کے تحفظ کے لیے دینی قوتوں کو ذرائع ابلاغ کے میدان میں آگے آنا ہوگا۔ اسلامی تہذیب و ثقافت کو ختم کرنے کے لیے اغیار میڈیا کا ہتھیار استعمال کر رہے ہیں۔ اس کے آگے بند باندھنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے پاکستان سے اسلامی ٹی وی چینل ''پیغام ٹی وی'' کے اجراء کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ صحابہ کرامؓ کی سیرت کو اجاگر کرنے کے لیے ایک علیحدہ ٹی وی چینل کا قیام عمل میں لانا چاہیے۔ صحابہ کرامؓ کی جماعت قیامت تک کے لیے انبیاء کے بعد بہترین گروہ ہے۔ ہر مسلمان کے لیے ان کی محبت اور دل سے عظمت لازمی ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ سعودی عرب اور پاکستان کے تعلقات میں مزید بہتری آئی ہے۔ بعض قوتیں پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرنا چاہتی ہیں۔ ہر ملک کو اپنی سلامتی اور استحکام کے لیے اپنی پالیسیاں بنانے میں آزادی ہے۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ ہم حرمین شریفین کے خلاف ہر قسم کی سازش کا مقابلہ کریں گے۔ دونوں راہنماؤں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ مذہبی آزادی کے نام پر توہین رسالت اور توہین صحابہ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

احکام و مسائل

جناب مولانا ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: 065-2663317 موبائل: 0300-4178626
hammad3316@yahoo.com

ربیبہ کا محرم

سوال ایک آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا جبکہ پہلے خاوند سے ایک لڑکی بھی اس عورت کے ہمراہ تھی، اب میاں بیوی عمرہ کرنا چاہتے ہیں، کیا پہلے خاوند کی لڑکی ان کے ہمراہ عمرہ کے لئے جاسکتی ہے یا نہیں۔ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں؟؟

جواب محرم کے بغیر عورت کو سفر کی اجازت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''کوئی بھی عورت محرم کے بغیر ہرگز سفر نہ کرے۔'' (بخاری، الجہاد: ۳۰۰۶)

اہل علم نے محرم کیلئے پانچ شرائط بیان کی ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے: ① مرد ہو، ② مسلمان ہو، ③ بالغ ہو، ④ عاقل ہو، ⑤ وہ اس عورت پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو۔

وہ رشتہ دار جن سے وقتی طور پر نکاح حرام ہے وہ عورت کے محرم نہیں بن سکتے مثلاً بہنوئی اور خالو وغیرہ۔ لہٰذا عورت کا ایسے رشتہ داروں کے ہمراہ سفر کرنا جائز نہیں۔ صورت مسئولہ میں عورت کے پہلے خاوند کی لڑکی حالیہ خاوند کی ربیبہ ہے جس سے اس کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور (تم پر حرام ہیں) تمہاری وہ پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم ہم بستری کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے ہم بستری نہیں کی تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں۔'' (النساء: ۲۳)

اس مقام پر قرآن مجید میں ''ربیبہ'' کا لفظ استعمال ہوا ہے اور ربیبہ، بیوی کی اس بیٹی کو کہتے ہیں جو پہلے خاوند سے ہو۔ اس کے حرام ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ خاوند اس بیوی سے وظیفہ زوجیت ادا کر چکا ہو، بصورت دیگر صرف نکاح کرنے سے وہ اس پر حرام نہیں ہوگی۔ بہرحال ''ربیبہ'' محرمات سے ہے اور اس کی ماں کا خاوند، اس کا محرم بن سکتا ہے بشرطیکہ خاوند نے ربیبہ کی ماں سے ہم بستری کر لی ہو۔ ربیبہ سے نکاح حرام ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کو کسی زوجہ محترمہ نے کہا کہ آپ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی جو ابوسلمہؓ سے ہے، اس سے نکاح کرنا چاہتے ہیں تو آپ نے فرمایا تھا: ''وہ تو میری ربیبہ ہے، اس سے میں کیونکر نکاح کر سکتا ہوں۔ اگر وہ ربیبہ نہ بھی ہوتی تب بھی وہ میرے لئے حرام تھی کیونکہ اس کے باپ ابوسلمہ اور مجھے ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے۔'' (بخاری، النکاح: ۵۱۰۶)

چونکہ ربیبہ سے نکاح حرام ہے اور آدمی اپنی ربیبہ کا محرم بن سکتا ہے اس بناء پر اگر میاں بیوی دونوں عمرہ پر جانا چاہتے ہیں تو ان کے ہمراہ منکوحہ کی بیٹی جو خاوند کی ربیبہ ہے عمرہ پر جا سکتی ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔ (واللہ اعلم)

عیسیٰ علیہ السلام کو غائبانہ سلام

سوال میں نے کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سلام بھیجا ہے کہ افراد امت میں سے اگر کسی کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہو تو وہ انہیں میرا سلام کہہ دے، اب اس کا حوالہ یاد نہیں، اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی کریں؟؟

جواب قرآن وحدیث کی صحیح نصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور قرب قیامت کے وقت ان کا نزول ہوگا اور وہ اس عالم رنگ و بو میں عدل وانصاف قائم کریں گے اور ان کے دورِ میمون میں شریعت محمدی کا بول بالا ہوگا۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے: ''اور یقیناً عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی علامت ہیں، اس لئے تم قیامت کے متعلق شک نہ کرو اور میری پیروی کرو۔'' (الزخرف: ۶۱)

اس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب آسمان سے ان کا نزول ہوگا جیسا کہ صحیح اور متواتر احادیث سے ثابت ہے، واقعی رسول اللہ ﷺ نے انہیں سلام بھیجا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں امید رکھتا ہوں کہ اگر میری عمر لمبی ہوئی تو میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے خود ملاقات کروں گا اور اگر پہلے فوت ہو جاؤں تو تم میں سے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کرے تو وہ میری طرف سے انہیں سلام کہہ دے۔'' (مسند امام احمد ص ۲۹۸ ج ۲)

یہ روایت دو طرح سے بیان کی گئی ہے: امام شعبہ سے جب محمد بن جعفر بیان کرتے ہیں تو اسے رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا روایت میں ہے۔ جب ان سے یزید بن ہارون بیان کرتے ہیں تو اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف نقل کرتے ہیں یعنی یہ ان کا قول ہے جیسا کہ اس سے اگلی روایت میں ہے۔ حافظ احمد شاکر نے اسکے

مرفوع ہونے کو ترجیح دی ہے کیونکہ یہ ثقہ راوی کا اضافہ ہے، نیز حضرت شعبہ اکثر مرفوع روایات کو موقوف بیان کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں بیان کردہ مفہوم امور غیب سے ہے، اس لئے ایسی روایت مرفوع ہوتی ہے۔ جبکہ کچھ اہل علم کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سلام پہنچانے کا واقعہ مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طرح سے مروی ہے۔ جبکہ اس روایت کا پہلا حصہ جس میں عمر کے طویل ہونے کا ذکر ہے اس کا مرفوع ہونا محل نظر ہے۔ کیونکہ کچھ احادیث میں صراحت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت رسول اللہ ﷺ وفات پا چکے ہوں گے۔ بہر حال یہ روایت صحیح ہے کیونکہ بخاری اور مسلم کی شرائط کے عین مطابق ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں جو کہ قرب قیامت کے وقت نزول فرمائیں گے۔ (واللہ اعلم)

سابقہ خاوند کے باپ سے پردہ

سوال میرا کسی سے نکاح ہوا، دو سال کے بعد اس نے مجھے طلاق دے دی، میرے سابقہ خاوند کا باپ بعض اوقات ہمارے گھر آجاتا ہے، کیا اس سے مجھے پردہ کرنا ہوگا، کتاب وسنت کے مطابق راہنمائی کریں؟؟

جواب جب کوئی عورت کسی سے نکاح کرتی ہے تو وہ اس کی بیوی بن جاتی ہے اور مرد کا باپ عورت کا سسر کہلاتا ہے، پھر وہ سسر اس کا مستقل طور پر محرم بن جاتا ہے خواہ بیٹا اپنی بیوی کو طلاق ہی کیوں نہ دے دے۔ نکاح کی وجہ سے مندرجہ ذیل رشتے حرام ہو جاتے ہیں: ☆ جس عورت سے والد نے نکاح کر لیا ہو، وہ عورت، خاوند کے بیٹوں پر حرام ہو جاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہو۔'' (النساء:۲۲) والد کے علاوہ دادا، پڑدادا کی منکوحہ بھی حرام ہو جاتی ہے۔

☆ بیوی کی والدہ سے بھی نکاح حرام ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور (تم پر حرام ہیں) تمہاری بیویوں کی مائیں۔'' (النساء:۲۳)

بیوی کی ماں یعنی ساس کے علاوہ اس کی نانی وغیرہ بھی حرام ہو جاتی ہے اور یہ حرمت مجرد نکاح کرنے سے آجاتی ہے خواہ رخصتی نہ بھی ہو۔

☆ ربیبہ یعنی بیوی کی پہلے خاوند سے بیٹی، اس کی حرمت کیلئے ضروری ہے کہ سوتیلا باپ، اپنی بیوی سے ہم بستری کر چکا ہو، صرف نکاح کرنے سے حرمت نہیں آئے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور (تم پر حرام ہیں) تمہاری پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم ہم بستر ہو چکے ہو اور اگر تم نے ہم بستری نہیں کی تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔'' (النساء:۲۳) ☆ بیٹے کی بیوی یعنی بہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور تمہارے صلبی بیٹوں کی بیویاں بھی تم پر حرام ہیں۔'' (النساء:۲۳) اس میں پوتوں کی بیویاں بھی شامل ہیں۔

عورت صرف عقد نکاح کی بناء پر مرد کی بیوی بن جاتی ہے، جب کسی عورت کا نکاح ہو جاتا ہے تو خاوند کے باپ پر وہ حرام ہو جاتی ہے خواہ وہ اسے طلاق ہی کیوں نہ دے دے۔ صورت مسئولہ میں جب عورت کا نکاح ہوا تو خاوند کے باپ سے پردہ ختم ہو جاتا ہے، یہ تعلق دائمی طور پر قائم رہتا ہے، خواہ اس کا خاوند فوت ہو جائے یا وہ اسے طلاق دے دے۔ اس بناء پر سابقہ شوہر کا باپ، اس کا محرم ہے، اس سے نکاح نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس سے پردہ کرنے کی ضرورت ہے۔ (واللہ اعلم)

منہ بولے بھائی سے پردہ

سوال ہم چھ بہنیں ہیں، ہمارا کوئی بھائی نہیں، والد محترم نے اپنا بھتیجا لے کر اس کی پرورش کی، اب وہ جوان ہے، وہ ہمارے ہاں بھائیوں کی طرح رہا، کیا ہمیں اس سے پردہ کرنا ہوگا۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہم بہنوں کیلئے کیا حکم ہے؟؟

جواب عرب معاشرہ میں یہ رواج تھا کہ جسے منہ بولا بیٹا بنا لیا جاتا اسے اپنے حقیقی بیٹے کی مانند قرار دیا جاتا تھا، اسے وراثت میں حصہ دیا جاتا اور نقلی باپ کے نام سے ولدیت لکھی جاتی۔ اس رسم کی اصلاح ضروری تھی چنانچہ اس سلسلہ میں قرآنی آیات نازل ہوئیں تو متعدد مشکلات سامنے آئیں، اس سلسلہ میں ایک واقعہ کتب حدیث میں منقول ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا اور حضرت سالم رضی اللہ عنہ ایک انصاری عورت کے آزاد کردہ غلام تھے، جب یہ آیات نازل ہوئیں: ''ان منہ بولے کو ان کے باپوں کے نام سے پکارا کرو، اللہ کے ہاں یہی انصاف کی بات ہے۔'' (الاحزاب:۵)

ان آیات کے نزول کے بعد حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سہلۃ بنت سہیل رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! سالم کو ہم نے اپنے بچوں کی طرح پالا ہے، وہ ہمارے ہاں گھر میں رہا کرتا تھا اور مجھے گھریلو لباس میں دیکھا کرتا تھا، اب اس کے متعلق قرآنی آیات نازل ہوئیں ہیں، ہمارے لئے مسئلہ بنا ہوا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اسے پانچ مرتبہ دودھ پلا دو اور وہ تمہاری اولاد کی طرح ہو جائے گا۔'' (مسند امام احمد ص ۲۰۱ ج ۶)

صورت مسئولہ میں بھی اسی طرح کا پیچیدہ مسئلہ ہے، چاہئے تھا کہ اسے دودھ پلا کر اپنا رضاعی بیٹا بنا لیا جاتا لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ ایسے حالات میں شریعت کا ضابطہ یہ ہے: ''خاوند کا بھتیجا جب بالغ ہو جائے تو بیوی کو اس سے پردہ کرنا ہوگا، اسی طرح خاوند کی بچیوں کو بھی اس سے پردہ کرنا ہوگا، اسکے گھر میں رہنے سے کئی ایک دوسرے مسائل بھی بن سکتے ہیں۔ اب اس کا حل یہ ہے کہ کسی بیٹی کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا جائے اور ان کیلئے الگ کسی مکان میں رہنے کا بندوبست کر دیا جائے، اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

بری صحبت کے نقصانات

امام مسجد نبوی
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر صلاح البدیر حفظہ اللہ

مترجم —— جناب حافظ محمد سرور —— نظر ثانی —— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد، اے اہل اسلام!

اللہ سے ڈرو، کیونکہ اس کا ڈر بہترین اثاثہ ہے اور اس کی فرمانبرداری بڑی بلند نسبت ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾ (آل عمران:۱۰۲)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔''

مسلمانو! لوگ علیحدہ علیحدہ طبیعتیں اور جدا جدا مزاج رکھتے ہیں، ان کے کئی رنگ اور کئی قسمیں ہیں، ہر آدمی اپنے ہم مزاج کی طرف میلان رکھتا ہے، اپنے ہم رنگ کی جانب پلٹتا ہے اور اپنے ہم مشرب کی جانب دوڑتا ہے۔ علیحدہ علیحدہ مزاج کبھی اکٹھے نہیں ہوتے اور ملتی جلتی طبیعتیں کبھی جدا نہیں ہوتیں۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''روحوں کے جدا جدا گروہ بنے ہوئے ہیں، ان میں سے آپس میں ملنے جلنے والی روحیں ایک دوسرے سے محبت کرتی ہیں اور نہ ملنے والی جدا جدا رہتی ہیں۔'' (مسلم)

کسی کو محبت سے نوازنا بڑی عمدہ نوازش ہے، کسی کو پیار دینا ایک خوشنما خوبی ہے لیکن اِس پیار اور اِس محبت کو صرف پرہیزگاروں کے لیے محدود رکھنا عقلمندی کی دلیل ہے۔

دانشمند اور دانا وہی ہے جو اچھوں کے ساتھ رہے اور اعلیٰ کردار لوگوں کی صحبت اپنائے۔ کسی اجنبی سے اس وقت تک ناتا نہ جوڑے جب تک اس کے افعال سے آگاہ نہ ہو جائے اور کسی نامعلوم سے تب تک بھائی چارہ نہ گانٹھے جب تک اس کے اعمال کی جانچ پرکھ نہ کر لے۔ کیونکہ آدمی کی شناخت اس کے دوستوں سے ہوتی ہے اور کسی آدمی کو اس کے ہم نشینوں جیسا ہی سمجھا جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اس لیے ہر شخص دیکھے کہ وہ کس کے ساتھ دوستی رکھتا ہے۔''

(ابوداؤد، ترمذی)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ہر آدمی کو اپنے دوست کے انتخاب میں پورے غور وفکر اور چھان بین سے کام لینا چاہیے، اگر اسے اس کا دین اور کردار پسند ہو تو اس سے دوستی رکھے ورنہ اس سے جدا رہے اور علیحدگی اختیار کرے کیونکہ مزاج اثر انداز ہوتے ہیں اور بری صحبتیں بھٹکا دیتی ہیں۔

اس بات کو خوبصورت انداز میں یوں بیان کیا گیا ہے: ''لوگوں سے بھائی چارہ جوڑتے وقت ان کے کردار کی اچھی طرح جانچ پرکھ کر اور پوری طرح ٹٹول۔

اگر تجھے کوئی امانت دار اور پرہیزگار مل جائے تو اسی کو گوہرِ مقصد سمجھ اور اس سے چمٹ جا۔

جبکہ امام قرافی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہر شخص اِس قابل نہیں ہوتا کہ اُس سے صحبت رکھی جائے، اُس سے محبت کی جائے اور اُسے ہمراز بنایا جائے۔''

اس لیے:۔ دین کے بھائی سے دوستی رکھ تاکہ تو اس کی صحبت سے فیضیاب ہو، کیونکہ کوئی بھی طبیعت صحبت کا اثر قبول کرتی ہے۔

بالکل ہوا کہ طرح کہ اگر بدبو سے گزرے تو بدبو لے اڑتی ہے اور اگر خوشبو سے گزرے تو خوشبو پھیلا دیتی ہے۔ بدکرداروں کی ہم نشینی اختیار نہ کر کیونکہ بے وقوفوں کی عادات بھی دوسروں پر اثر ڈالتی ہیں۔

اچھے لوگوں کی صحبت اپنا تاکہ تو سلامت اور محفوظ رہے اور بروں کی مجلس سے بچ ورنہ ایک دن پچھتانا پڑے گا۔''

امام ابو حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''برے آدمی کی ہم نشینی میں بیٹھنے والا محفوظ نہیں رہتا، بری جگہوں پر آمدورفت رکھنے والا داغدار ہو جاتا ہے۔''

اسی طرح ایک اعرابی کا کہنا ہے:

''بد اطواروں اور بگڑے مزاجوں کے ساتھ میل جول رکھنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے، آدمی اپنے مرتبے سے گر جاتا ہے، زبان لڑکھڑانے لگتی ہے اور انسان بے توقیر ہو کر رہ جاتا ہے۔''

شریک بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگلے وقتوں کا مقولہ ہے کہ گناہ گار کے ساتھ سفر نہ کرو ورنہ وہ تمہیں ایک لقمے اور ایک گھونٹ پانی میں بیچ کھائے گا۔''

خطّاب بن مُعلّی نے ایک بار اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: ''برے لوگوں کے ساتھ بھائی چارہ نہ گانٹھنا، یہ جن کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں، انہی کے ساتھ خیانت کرتے ہیں اور جن سے دوستی کرتے ہیں، انہی کو دکھ میں ڈالتے ہیں، ان کی قربت خارش کی بیماری سے بھی زیادہ اثر دکھاتی ہے، اس لیے ان سے گریزاں رہنا ہی کمالِ ادب کی نشانی ہے۔''

اسی طرح یہ بھی ایک مقولہ ہے کہ

''نیک ہم نشیں جگمگاتے چراغ کی طرح ہے اور براہم نشیں خارش کی بیماری جیسا تباہ کن۔''

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نیک ہم نشین اور برے دوست کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کستوری کا مالک اور بھٹی دھونکنے والا۔ کستوری والا یا تو تمہیں بطور تحفہ کستوری دے دے گا، یا تم اس سے خرید لو گے یا کم از کم تمہیں اس سے خوشبو آئے گی۔ لیکن بھٹی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا ڈالے گا یا تمہیں اس سے بدبو آئے گی۔'' (بخاری، مسلم)

اس لیے شکوک وشبہات والوں سے بچو، فاسقوں سے کنارا کش رہو، گناہ گاروں سے علیحدگی اختیار کرو اور اَوچھے لوگوں سے اعراض کرو۔ کتنی ہی آزمائشیں ہیں جو ان کی صحبت کی وجہ سے آتی ہے، کتنی نعمتیں چھنتی ہیں، کتنی

مصیبتیں اترتی ہیں اور کتنی پریشانیاں آتی ہیں۔

﴿وَمَن يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا﴾ (النساء:۳۸)

''سچ یہ ہے کہ شیطان جس کا رفیق ہوا اُسے بہت ہی بری رفاقت میسر آئی۔''

جس کا رہبر کوا ہوگا تو وہ اسے مردار کتوں کے علاوہ کہاں کی راہ دکھا سکتا ہے!؟

ایک آدمی نے اندھے سے راہ پوچھی تو اس نے جواب دیا: ''تمہارا برا ہو! کیا ایک اندھا آنکھوں والے کو راہ بتائے گا۔ جسے اندھے راہ بتائیں، اسکے بھٹکنے اور گمراہ ہو جانے میں کیا شبہ ہوسکتا ہے!؟

جو شخص گناہگاروں، خطا کاروں اور اندھوں کی رہنمائی میں چلے گا، روز قیامت حسرت، افسوس اور ندامت کے مارے اپنے ہاتھ چبائے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ○ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ○ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولًا﴾ (الفرقان:۲۷-۲۹)

''ظالم انسان اپنا ہاتھ چبائے گا اور کہے گا کاش! میں نے رسول کا ساتھ دیا ہوتا۔ ہائے میری کم بختی، کاش! میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اُس کے بہکاوے میں آ کر میں نے وہ نصیحت نہ مانی جو میرے پاس آئی تھی، شیطان انسان کے حق میں بڑا ہی بے وفا نکلا۔''

اس لیے ان باتوں کا خیال رکھنے والے کی خوش نصیبی کے کیا کہنے! اور پروردگار کی جانب لپکنے والے کی خوش بختی کا کیا مقام!؟

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد، اے اہل اسلام!

اللہ سے ڈرو، اسے نگران جانو، اس کی فرمانبرداری کرو اور اس کی نافرمانی سے باز رہو۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ○ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ (الاحزاب:۷۰-۷۱)

''اے ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو۔ اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔''

اے فرزندانِ اسلام! ''اچھی دوستی اور اچھی صحبت کتنا اچھا اثاثہ اور کتنا اچھا لباس ہے!''

بخدا، آدمی کا مال اصل اثاثہ نہیں بلکہ با اعتماد دوست اصل اثاثہ ہیں۔

ابن سمّاک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کون سے دوست پائیدار محبت کے مستحق ہیں؟ انہوں نے جواب دیا:

''دین سے حظِ وافر رکھنے والے، دانشمند، اگر قریب ہوں تو آدمی ان کی صحبت سے اکتاتا نہیں اور اگر دور ہوں تو وہ تجھے بھلاتے نہیں، اگر تو ان کے قریب جائے تو وہ تجھے اپنے قریب کر لیں اور اگر تو ان سے دور ہو تو تیرا خیال رکھیں، اگر تو ان سے پائیدار تعلق چاہے تو تیرے ساتھ پائیدار تعلق استوار کریں اور اگر تجھے ان کی ضرورت ہو تو تیری جانب دوڑے چلے آئیں۔''

علقمہ بن لبید رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ اے میرے بیٹے! لوگوں سے میل جول رکھنا تیری ایک ضرورت ہے۔ اس لیے ایسے لوگوں سے صحبت رکھ جن کی صحبت تجھے چار چاند لگا دے، جن کی تو خدمت کرے تو وہ تیرے پاسبان بنیں، اگر تو تنگدست ہو تو تیری مدد کریں، اگر تیرے اندر کوئی اچھائی دیکھیں تو اسے یاد رکھیں اور اگر تجھ سے کوئی لغزش سرزد ہو تو تجھے اس سے روکیں۔''

اے اہل اسلام! بہترین دوست اور ہم نشین وہ ہیں جن کے دیکھنے سے اللہ یاد آئے، جن کی عقلمندی سے آدمی کو فائدہ پہنچے اور جن کی نصیحت اور سیرت، فرمانبرداری کی راہ میں مددگار ہو۔

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا﴾ (الکھف:۲۸)

''اور اپنے دل کو اُن لوگوں کی معیت پر مطمئن کرو جو اپنے رب کی رضا کے طلب گار بن کر صبح و شام اُسے پکارتے ہیں، اور اُن سے ہرگز نگاہ نہ پھیرو کیا تم دُنیا کی زینت پسند کرتے ہو؟ کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور جس نے اپنی خواہش نفس کی پیروی اختیار کر لی ہے اور جس کا طریق کار افراط وتفریط پر مبنی ہے۔''

اسی طرح کتابِ مبین میں اپنے عظیم آقا کا یہ فرمان بھی یاد رکھو۔

﴿الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ﴾ (الزخرف:۶۷)

''وہ دن جب آئے گا تو متقین کو چھوڑ کر باقی سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے۔''

اے اللہ! ہمیں گرانی، وبا، سود اور بے حیائی سے اور زلزلوں، آزمائشوں اور ظاہری اور باطنی فتنوں سے محفوظ رکھ۔ اے رب العالمین! ہمارے اس ملک کو بالخصوص اور مسلمانوں کے دوسرے تمام ممالک کو بالعموم ان آفتوں سے محفوظ رکھ۔

اے اللہ! ہم طاعون اور دوسری وباؤں سے اور اپنے اہل وعیال، اولاد اور مال پر آنے والے آفتوں سے اور ایک دوسرے کی عیب جوئی سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ آمین یارب العالمین!

☆☆☆☆☆

نرخنامہ اشتہارات ہفت روزہ ''اہل حدیث''

ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور میں اشتہار لگوا کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

نرخنامہ اشتہارات فی اشاعت

☆ آخری ٹائٹل (فورکلر)-/6,000 روپے

☆ اندرون ٹائٹل (فورکلر)-/5,000 روپے

☆ فل صفحہ نیوز (سنگل کلر)-/3,000 روپے

☆ نصف صفحہ نیوز-/1500 روپے

☆ عام چھوٹے اشتہارات-/800 روپے

نوٹ: اپنے اشتہارات خوبصورت ڈیزائن کروا کر مندرجہ ذیل پتہ پر ای میل کریں اور فون پر مطلع کریں۔

weeklyahlehadith@yahoo.com

حافظ محمد یٰسین طٰہٰ مینیجر ہفت روزہ ''اہل حدیث'' 106 راوی روڈ لاہور 042-37720257, 0300-4478611

مشرق ومغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

تحریر: جناب مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ

میری ہمسائیگی میں ایک سعودی دوست ابوحمد سامی حمد الجفالی رہتے ہیں۔ پیشہ کے اعتبار سے سکول ٹیچر ہیں۔ دعوتی کاموں میں پیش پیش رہتے ہیں۔ ان کا گھر میرے گھر سے قریبا 50 میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ بعض اوقات وہ اچانک غائب ہو جاتے ہیں، ان کی عدم موجودگی میں میری نگاہیں ان کی تلاش میں رہتی ہیں۔ کچھ عرصے بعد پھر مسجد میں ان سے ملاقات ہو جاتی ہے۔

جب ملتے ہیں تو بتاتے ہیں: ''ہم فلاں ملک گئے تھے۔ وہاں اتنے دن قیام کیا۔ اسلامک سنٹر کی بنیاد رکھی، فلاں ملک میں ہم دعوتی سنٹر قائم کر رہے ہیں''۔ یہی باتیں کرتے کرتے ہم مسجد میں تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ جاتے ہیں اور وہ اپنے سفر کے مشاہدات سے آگاہ کرتے ہیں۔ ابوحمد عموما روس کی آزاد کردہ ریاستوں اور اس کے اردگرد کے ممالک میں تشریف لے جاتے ہیں۔ ریاض میں طریق دائری پر اگر آپ ائرپورٹ کی طرف جائیں تو مخرج گیارہ کے قریب ''لجنۃ التعریف بالاسلام'' کا دفتر ہے۔ اس کے رئیس تو ہمارے پرانے دوست شیخ عبداللہ مسفر ہیں۔ اس ادارے کا کام جس طرح اس کے نام سے ظاہر ہے اسلام کا تعارف کروانا ہے۔ یہ لوگ بڑے ہی سائنٹفک انداز میں لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ مختلف ممالک میں اسلامی لٹریچر ارسال کرتے ہیں۔ اسلامک سنٹرز میں قرآن کریم تقسیم کرتے ہیں۔ ابوحمد بھی اس ادارے کے ساتھ منسلک ہیں۔ قدرے میانے قد کے ابوحمد انگلش زبان سے نابلد ہیں، مگر اس کے باوجود دعوتی سرگرمیوں کے لیے آتے جاتے رہتے ہیں۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو دنیا درکار نہیں بلکہ وہ سب کچھ اللہ کی رضا کے لیے کرتے ہیں۔ میرا اپنا اندازہ ہے کہ وہ ٹکٹ بھی اپنی جیب سے لیتے ہیں۔ ان کے دل میں ایک ہی سودا سمایا ہوا ہے کہ کسی طرح اللہ تعالی کا پیغام دنیا کے مختلف حصوں اور ملکوں تک پہنچایا جائے۔ ان کی گفتگو سنیں تو ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ ایک دن مجھ سے کہنے لگے: میں کل بوداپسٹ (Budapest) جا رہا ہوں۔ یہ مشہور شہر ہنگری کا دارالحکومت ہے۔ یہاں پر بھی ان کے تعاون سے ایک اسلامک سنٹر قائم ہے۔ مجھے یاد آیا کہ ایک دور میں مسلمانوں کی فوجیں بھی اس شہر تک پہنچیں تھیں۔ اب یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ یہ شہر مسلمانوں نے فتح کیا تھا یا نہیں۔ ایک مرتبہ مجھے بھی اس شہر میں پرنٹنگ کے سلسلہ میں جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ سردی کا موسم تھا، میں جرمنی کے شہر فرینکفرٹ سے بذریعہ ہوائی جہاز جب ''بوداپسٹ'' پہنچا تو پورا شہر سفید نظر آیا۔ رات بھر کی برف باری نے ہر چیز کو سفید کر دیا تھا۔ یہ کوئی پندرہ سال پہلے یعنی 1998 کی بات ہوگی، میں نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اتنی برف باری دیکھی تھی۔

پہلے روز تو میں نے پرنٹنگ کے کاموں کو نمٹایا۔ یہاں کا ایک پرنٹنگ پریس خاصا بڑا تھا۔ اگلے دن ایک گائیڈ کو لے کر میں شہر کی سیاحت کے لیے نکل کھڑا ہوا۔ مجھے بطور خاص وہ چرچ دکھایا گیا جس کے بارے میں گائیڈ نے بتایا کہ اس چرچ کے اندر اور باہر مسلمانوں کے ساتھ خون ریز جنگ ہوئی تھی۔ ابوحمد کہنے لگے: وہاں کے اسلامی سنٹر کے انچارج کا تعلق افغانستان سے ہے اور وہ اردو بھی بولتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میرا ان کو سلام کہیے گا۔ پھر اچانک خیال آیا کہ ہمارا ایک مسلمان بھائی اتنی دور دعوت کا کام کر رہا ہے۔ کیوں نہ ان کو تحفہ بھجوایا جائے۔ میں نے ابوحمد سے مشورہ کیا۔ کہنے لگے: وزن کی زیادہ گنجائش نہیں تاہم ایک عدد سوٹ اور کچھ قرآن کریم سکھانے والے کمپیوٹرز لے جائے جا سکتے ہیں۔ گھر آ کر بچوں سے بات کی تو میرا منجھلا بیٹا عبدالغفار مجاہد کہنے لگا: ابو! میرے پاس بالکل نیا گرم سوٹ پڑا ہوا ہے، میں نے اسے ابھی پہنا نہیں۔ میرے لیے یہ نہایت سعادت کی بات ہوگی کہ میرا یہ سوٹ اسلام کا ایک داعی زیب تن کرے۔ ابوحمد کے ہاتھ میں نے قرآن کریم سکھانے والے چند کمپیوٹر بھی ارسال کیے۔ ابوحمد واپس آئے تو بڑے پر جوش انداز میں اپنے سفر کی روداد بیان کرنے لگے۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح وہاں کے داعی حضرات اور دیگر لوگ ان تحائف پر خوش ہوئے۔ وہ مجھے بھی اکساتے رہے کہ ایک مرتبہ تم بھی ان علاقوں میں تبلیغ کے لیے ضرور جاؤ، اپنی آنکھوں سے دیکھو کہ وہاں مسلمان کیسے بستے ہیں۔ ان کے کیا مسائل ہیں اور وہ کس طرح کے نامساعد حالات میں اسلام اور اسلامی اقدار کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔

مجھے بلاشبہ ابوحمد پر رشک آتا، میں ان سے کہتا: ابو حمد! جب اللہ کو منظور ہوگا ایک دن ضرور میں بھی ان علاقوں میں جاؤں گا جہاں پر کبھی روس کا قبضہ تھا اور اس کے مظالم تھے۔ ان علاقوں میں مسلمانوں نے اپنی جانوں کی قربانیاں دیں اور قربانیوں کی ایک لازوال تاریخ مرتب کی۔ وہاں کے مسلم زعماء نے جس طرح روس میں قرآن کریم کو سیکھنے اور حفظ کرنے کے مدارس قائم کیے یہ انہی کا خاصا تھا۔

فروری 2014 میں ایک دن نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد جیسے ہی میں مسجد سے نکلا تو میں نے دیکھا کہ ابوحمد کے ساتھ تین چار نوجوان کھڑے ہیں۔ ہم نے ہاتھ ملایا، کہنے لگے: اگر تمہارے پاس وقت ہو تو تھوڑی دیر کے لیے میرے گھر آ جاؤ اکٹھے بیٹھ کر قہوہ پیتے ہیں۔ یہ نوجوان جو میرے ساتھ کھڑے ہیں ان کا تعلق لٹویا (Latvia) سے ہے۔ میری خواہش ہے کہ ان کا تم سے تعارف کروایا جائے۔ میں نے لمحہ بھر سوچا، واقعی ابوحمد نے مجھے بہت مرتبہ اپنے گھر آنے کی دعوت دی تھی، مگر وقت نہ مل سکا تھا۔ آج ان کی پیشکش قبول کرنے کا بہت مناسب موقع تھا۔

میں نے کہا: آپ گھر پہنچیں، میں ابھی آتا ہوں۔ ان کے گھر کے دروازے پر پہنچا تو وہ باہر کھڑے میرا انتظار کر رہے تھے۔ کہنے لگے: آج ہم اپنی روایتی بدوی عربی سٹائل کی مجلس ہی میں بیٹھیں گے۔ مجلس میں داخل ہوئے تو سامنے فرش پر قہوہ، چائے اور انواع و اقسام کی کھجوریں رکھی ہوئی تھیں۔ ابوحمد نے روایتی انداز میں قہوہ پیش کرنا شروع کر دیا۔ اگر کسی نے قہوہ اور کھجور کا صحیح لطف

اٹھانا ہو تو بدوؤں کا مہمان بنے۔ ان کے ہاں جو اہتمام ہوتا ہے، اس کا ایک جداگانہ مزہ ہے۔ میرے سامنے تین نوجوان بیٹھے تھے۔ جن کی شکلوں سے صاف نظر آ رہا تھا کہ ان کا تعلق روسی علاقوں سے ہے۔ ان کی عمریں تیس سال سے کم تھیں۔ چھریرا بدن، خوبصورت داڑھیاں، سفید رنگ، عربی لباس پہنے ہوئے بڑے بھلے لگ رہے تھے۔ چہرے سے ذہانت، فطانت اور سنجیدگی ٹپک رہی تھی۔ وہ بڑی خوبصورت فصیح عربی زبان بول رہے تھے۔ ایک کا نام عمران، دوسرے کا سلمان اور تیسرے کا حیدر تھا۔ میری الٹی جانب بیٹھے ہوئے خالد محمد مصباح کا تعلق لبنان کے مشہور شہر طرابلس سے ہے۔ واضح رہے کہ ایک طرابلس لیبیا میں ہے اور ایک لبنان میں بھی ہے۔ جب میں نے ان کو بتایا کہ میں ایک مرتبہ طرابلس جا چکا ہوں تو بہت خوش ہوئے۔ بیروت سے کوئی ڈیڑھ دو گھنٹے کی مسافت پر واقع یہ شہر اہل سنت والجماعت کا گڑھ ہے۔ بیروت کی ثقافت اور اس شہر کی ثقافت میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس شہر میں مساجد کے اونچے اونچے مینار ابھی تک میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔

میرا تعلق ریگا (Riga) سے ہے، یہ ''لٹویا'' کا دار الحکومت ہے، عمران گویا ہوا۔ یہ علاقہ کچھ عرصہ پہلے تک روس کے ماتحت تھا۔ جب روسی ریاستیں آزاد ہوئیں تو ہمارا ملک بھی آزاد ہو گیا۔ انتیس سالہ عمران بڑے ہی پیارے انداز میں اپنی باتیں سنا رہا تھا۔ ہم سے اگر کوئی پوچھے کہ تمہارا مذہب کیا تھا تو سچی بات یہ ہے کہ ان علاقوں میں مذہب سے بہت دوری پائی جاتی ہے۔ ہمارے والدین اگرچہ عیسائی ہیں مگر ان لوگوں کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ البتہ میں قدرے زیادہ مذہبی تھا۔ یہ میرا بڑا بھائی سلمان بیٹھا ہوا ہے، ہمارے گھر میں سب سے پہلے اس نے اسلام قبول کیا تھا۔ پھر میری قسمت نے یاوری کی اور میں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد مجھے قرآن کریم کی زبان عربی سیکھنے کا شوق ہوا تو میں قاہرہ چلا گیا۔ وہاں میں نے ایک سال تک عربی زبان سیکھی۔ اس دوران میں نے مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ کے لیے درخواست دے دی۔ میرا بھائی سلمان پہلے سے مدینہ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ الحمدللہ! میری بھی درخواست قبول ہو گئی اور میں قاہرہ سے مدینہ آ گیا۔ کچھ عربی زبان میں پہلے سے قاہرہ میں سیکھ چکا تھا۔ مزید ایک سال مجھے معہد اللغۃ میں پڑھنا پڑا۔ بعد میں میرا داخلہ ''قسم الدعوۃ وأصول الدین'' میں ہو گیا۔ میں نے چار سال وہاں تعلیم حاصل کی اور اب میں تین چار دن تک اپنے وطن واپس جا رہا ہوں۔ ان شاء اللہ اب میں وہاں دعوت کا کام کروں گا۔ ان کی آنکھوں میں عزم صمیم کی چمک واضح طور پر نظر آ رہی تھی۔

معزز قارئین کرام! اسلام آباد سے لٹویا (Latvia) ائرلائن کی ایک فلائٹ ریگا (Riga) کے لیے جاتی ہے، جو آپ کو چھ سے ساڑھے چھ گھنٹوں میں ریگا پہنچا دیتی ہے۔ اس شہر کی ایک خوبی یہ ہے کہ یہ روس اور یورپ کے درمیان واقع ہے۔ روس میں خشکی کے ذریعے داخل ہونے والا سامان اس ملک سے ہو کر گزرتا ہے۔ میری اور میرے بھائی کی پیدائش ریگا کی ہے ہمارے گھر میں صرف ہم دونوں ہی مسلمان ہیں۔ البتہ ان کی بیویاں مسلمان ہیں۔ ہمارے خاندان کے کسی اور شخص کو ابھی تک اسلام لانا نصیب نہیں ہوا۔ ہمارا اپنا تعلق بھی اصلا روس سے ہے۔ دوسری جنگ عظیم کی خانہ جنگی کے دوران امن کی تلاش میں ہمارے والدین ریگا میں آ کر بس گئے۔ اس ملک کی آبادی صرف پچیس لاکھ ہے۔ مسلمان بہت ہی تھوڑے سے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اس ملک میں صرف پانچ ہزار مسلمان بستے ہیں۔ بعض اس سے زیادہ بھی بتاتے ہیں۔ دین کا علم نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہمارے جو امام مسجد ہیں ان کو شاید سورۃ یسین آتی ہو۔ پورے ریگا میں ایک ہی مسجد ہے۔ جس میں مسلمان نمازیں ادا کرتے ہیں۔ ان علاقوں میں بڑی سخت سردی پڑتی ہے۔ درجہ حرارت منفی 20 ڈگری تک چلا جاتا ہے۔ گزشتہ دنوں منفی 5 ڈگری تھا۔ گرمیوں میں موسم معتدل ہوتا ہے۔ یعنی جس طرح سعودی عرب میں سردیوں کا موسم ہوتا ہے اسی طرح کا موسم ہمارے یہاں گرمیوں میں ہوتا ہے۔

یہاں کی حکومت ایک جمہوری حکومت ہے۔ مسلمانوں کو اپنے دینی شعائر ادا کرنے کی مکمل آزادی حاصل ہے۔ الحمدللہ! ہمارے اوپر کوئی پابندی نہیں۔ اگر حکومت دور سے ہماری نگرانی کرتی بھی ہے تو ہمیں اس کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ دعوت کا میدان بالکل خالی ہے۔ مسلمان اگر چاہیں تو دعوتی سرگرمیوں کو مزید وسعت دے سکتے ہیں۔ دونوں بھائی الحمدللہ دار السلام سے بخوبی واقف تھے۔ کہنے لگے: ہم کتابوں میں آپ کا نام پڑھتے تھے، آج آپ سے ملاقات کر کے بہت خوشی ہو رہی ہے۔

ہماری اس گفتگو میں سعودی عرب کے جنوب میں رہنے والے حسن خمیشی بھی شامل ہو گئے۔ مجھ سے کہنے لگے: عمران دو تین دن کے بعد مستقل واپس جا رہا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اپنے تجربات کی روشنی میں انہیں ایسے طریقے بتائیں کہ یہ وہاں جا کر دعوت کا کام کیسے کریں؟

میں نے دونوں بھائیوں سے سوال کیا: قرآن کریم کا ترجمہ آپ کی مقامی زبان میں ہو چکا ہے؟ خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ عمران نے اپنے بھائی سلمان کی طرف اشارہ کر دیا۔ میں نے عمران سے کہا: بھائی یہ تمہارا نام تو بالکل پاکستانیوں جیسا ہے، یہ تم نے کہاں سے لے لیا؟ کہنے لگا: جب میں نے اسلام قبول کیا تو میرا روسی نام تو بڑا عجیب وغریب اور زبان پر مشکل سے ادا ہونے والا تھا۔ میں نے انٹرنیٹ پر نام تلاش کرنا شروع کیے تو عمران مجھے بڑا اچھا لگا، اس لیے میں نے اس نام کا انتخاب کر لیا۔ حسن خمیشی نے ہماری تصحیح کی کہ بھئی یہ نام پاکستانی نہیں بلکہ یہ تو مشہور صحابی عمران بن حصین کا ہے۔ انہوں نے خیبر کے موقع پر اسلام قبول کیا تھا۔

عمران کے بڑے بھائی سلمان نے اس گھرانے میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ الحمدللہ! مدینہ یونیورسٹی سے اس نے ''کلیۃ الشریعۃ'' سے گریجویشن کر لی ہے۔ اب ماسٹر کے لیے درخواست دے رکھی ہے۔ سلمان کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اس نے مقامی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ مدینہ یونیورسٹی کا علمی ماحول، وہاں پر اساتذہ کی سرپرستی حاصل تھی۔ مسجد نبوی کی اپنی بھی برکت تھی۔ سلمان کہہ رہا تھا: الحمدللہ! میں نے گزشتہ پانچ چھ برس کی محنت کے بعد حال ہی میں اس کام کو مکمل کیا ہے، مگر ابھی یہ چھپنے کے لائق نہیں کیونکہ اسے ابھی مراجعہ کی ضرورت ہے۔ ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ اس کی تصحیح کون کرے؟ کیونکہ ہمارے اپنے ملک میں دینی تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے۔ عالم دین کوئی بھی نہیں۔ ہم دونوں بھائی پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے مدینہ یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی ہے۔ میں نے پوچھا: کیا پہلے قرآن

کریم کا ترجمہ نہیں ہوا؟ کہنے لگا: ایک ترجمہ مستشرقین نے کیا ہوا ہے مگر اس کی زبان اتنی سخت ہے کہ ہم جیسوں کے لیے بھی ناقابل فہم ہے۔

قارئین کی دلچسپی کے لیے عرض ہے کہ یورپ کی بعض یونیورسٹیوں میں ایسے شعبہ جات موجود ہیں جو دیگر ادیان کی مذہبی کتابوں کے تراجم مقامی زبانوں میں کرواتے ہیں۔ بدقسمتی سے مسلمان ریسرچ کے میدان میں بہت پیچھے ہیں، ہماری یونیورسٹیوں یا بڑے اداروں کا بجٹ ترجمہ یا ریسرچ کے لیے عموماً صفر یا بالکل برائے نام ہوتا ہے۔

عمران کے لیے ہم نے جو لائحہ عمل سوچا کہ وہ دعوت کا کام کیسے اور کیونکر کریں۔ اس کے بارے میں چند باتیں عرض کیے دیتا ہوں۔ مسلمان اپنے اخلاق سے، اپنے کردار سے اور اپنے اعمال سے دوسروں کو متاثر کرتا ہے۔ اس کی ایک ایک حرکت کو دوسرے لوگ نوٹ کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک سچا' کھرا' مسلمان اپنے حسن تعامل سے نہ جانے کتنے لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی سیرت ہمارے سامنے ہے۔ اس دنیا میں بے شمار ایسے لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں کے اعلیٰ اخلاق سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا ہے۔

برادرم خالد محمد مصباح لبنانی نے بڑا خوبصورت واقعہ سنایا کہ یورپی ماحول میں رہنے والا ایک مسلمان نوجوان جس کی عمر بیس بائیس سال سے زیادہ نہیں، بازار میں نکلتا ہے تو قرآن کے حکم کے مطابق غض بصر پر عمل کرتا ہے اور اپنی نگاہوں کو نیچا رکھتا ہے۔ ایک یورپی خاتون نے اس کا جائزہ لینا شروع کیا کہ یہ نوجوان ہمیشہ نگاہیں نیچی کر کے کیوں چلتا پھرتا ہے۔ اس نے کبھی عورتوں کی طرف منہ اٹھا کر کیوں نہیں دیکھا۔ جب اس نے تحقیق کی تو اسے معلوم ہوا کہ اسلام میں مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بازاروں میں نکلیں تو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں تاکہ کسی نامحرم عورت پر نظر نہ پڑے۔ ہمارے قارئین کرام کو تعجب ہو گا کہ اس یورپی خاتون نے اسلام کا مطالعہ شروع کیا۔ اسے اسلام کی تعلیمات اچھی لگیں اور اس نے اسلام قبول کر لیا۔

ایک مسلمان بلاشبہ چلتا پھرتا داعی ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے: ﴿ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ ''لوگوں کو اپنے رب کے دین کی طرف حکمت سے اور اچھے انداز میں دعوت دو''۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں جہالت عام ہے۔ اب بھی بہت سارے ممالک ایسے ہیں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں۔ ایسے ملکوں میں اسلام کو پھیلانے کے لیے ہماری ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔

معزز قارئین! مجھے یقین ہے کہ ان شاء اللہ چند دنوں کے بعد مدینہ یونیورسٹی کا یہ فارغ التحصیل نوجوان عمران جب ریگا پہنچے گا تو نئے جذبہ' اور نئے عزم و ہمت کے ساتھ اسلام کی دعوت کا کام انجام دے گا۔ لوگوں کو مسلمان کرے گا، میرے پیارے نبی کا دین' ان تک پہنچائے گا۔ مجھے اس دبلے پتلے نوجوان کی آنکھوں میں ایک چمک اور روشنی نظر آ رہی تھی۔ اس نے عربی کتب کی قلت کا اشارہ کیا۔ میں نے اسے کہا کہ تمہارے لیے میری طرف سے یہ تحفہ ہے کہ دارالسلام مدینہ برانچ میں جاؤ اور جتنی کتابیں تم اٹھا سکتے ہو وہ تمہارے لیے گفٹ ہوں گی۔ حاضرین نے سفارش کی کہ سلمان اور حیدر کے لیے بھی تو کچھ کتب ضرور ہونی چاہئیں۔ میں نے پہلے مدینہ برانچ کے مینجر کے نام چند الفاظ پر مشتمل رقعہ لکھا کہ عمران جتنی بھی کتب اٹھا سکتا ہے اسے دے دیں۔ اس کے ساتھ جو دوسرے دو نوجوان آئیں انہیں بھی ضرور حصہ دیں۔ میں چشم تصور سے ان دور دراز روسی ریاستوں میں اسلام کا نور پھیلتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور میرے دل و دماغ میں اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث کے یہ الفاظ گردش کر رہے تھے:

لَيَبْلُغَنَّ هَذَا الْأَمْرُ مَا بَلَغَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا يَتْرُكُ اللَّهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ هَذَا الدِّينَ بِعِزِّ عَزِيزٍ أَوْ بِذُلِّ ذَلِيلٍ عِزًّا يُعِزُّ اللَّهُ بِهِ الْإِسْلَامَ وَ ذُلًّا يُذِلُّ اللَّهُ بِهِ الْكُفْرَ۔

''یہ دین وہاں تک ضرور پہنچے گا جہاں تک رات اور دن پہنچتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کوئی مٹی کا گھر یا بالوں سے بنا ہوا خیمہ ایسا نہیں چھوڑے گا جس میں اس دین کو داخل نہ کر دے۔ یہ دین یا تو عزت والے کی عزت کے ساتھ وہاں تک پہنچے گا اور یا ذلت والے کی ذلت کے ساتھ پہنچے گا۔ مطلب یہ ہے کہ جو اسے قبول کریں گے عزت پائیں گے اور جو انکار کریں گے ذلیل ہوں گے''۔

بقیہ: تعزیت میں میت کیلئے دعاء

''یہ حدیث اس بارے میں بہت واضح ہے اور روایت بھی صحیح مسلم کی ہے، اب تو کوئی اشکال باقی نہیں رہنا چاہئے، شاید اسی لیے بہت سے علمائے کرام اس دعا کے قائل ہیں۔''

ہم موصوف سے پوچھتے ہیں: ''اس بارے میں'' سے ان کی کیا مراد ہے۔ زیر بحث مجلس تعزیت؟ ظاہر بات ہے موصوف کی مراد وہی ہے۔ لیکن وہ اس حدیث میں کہاں ہے؟ اشکال تو اپنی جگہ باقی ہے اور اگر اس سے مراد یہ ہے کہ جہاں بھی اور جب بھی دعا کی ضرورت ہو تو وہاں دعا کرنا جائز اور مستحب ہے، جیسا کہ ہمارا موقف ہے اور شرعی دلائل کا اقتضاء ہے تو واقعی اس حدیث سے اس کا اثبات ہو رہا ہے اور فی الواقع اس میں کوئی اشکال نہیں۔ علمائے اہلحدیث اسی موقف کے قائل ہیں، آپ اپنا موقف جو ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں، وہ خلاف واقعہ ہے۔ کوئی اہلحدیث عالم کسی بدعی رسم کا قائل نہیں ہو سکتا۔

بہرحال خلاصہ ساری بحث کا یہ ہے کہ اہلحدیث کی بابت یہ کہنا کہ یہ میت کیلئے مغفرت کی دعا نہیں کرتے، بدترین جھوٹ ہے۔ میت کیلئے مغفرت کی دعا صرف اہلحدیث ہی کرتے ہیں لیکن مسنون طریقے سے، دوسرے دعائے مغفرت نہیں کرتے، صرف رسم ادا کرتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ (۱۸ مارچ ۲۰۱۴ء)

مدارس ومساجد پر حملوں کی مذمت

ملک میں لاقانونیت، دہشت گردی کا دور دورہ ہے۔ اس تشویشناک صورتحال میں مساجد اور دینی مدارس نے لادینیت بدامنی کے سیلاب کے سامنے بند باندھنے کا کام کیا ہے۔ اس لئے اسلام اور پاکستان دشمن عناصر بھیڑیئے کے روپ میں ان پر حملہ آور ہیں جس کی تازہ مثال جماعت غرباء اہل حدیث کی مرکزی درسگاہ جامعہ ستاریہ الاسلامیہ اور دیگر اہل حدیث مدارس و مساجد پر بم حملے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ان مذموم کارروائیوں کی شدید مذمت کرتی ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ مساجد اور مدارس کا تحفظ یقینی بنانے کیلئے بہترین سکیورٹی انتظامات کرے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے تمام رہنماؤں نے جامعہ ستاریہ اور شہداد کوٹ میں مدارس و مساجد پر دہشت گردی کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ نیز اخباری اطلاعات کے مطابق اہل حدیث یوتھ فورس کے کارکنان نے اس دہشت گردی کے خلاف مظاہرہ بھی کیا ہے اور قائدین A.Y.F و دیگر نے بھی اس کی مذمت کی ہے۔ (ادارہ)

بحیرہ عرب سے گہری پاک سعودی عرب دوستی

تحریر: جناب میاں عبداللہ بخش

ہمارے ازلی دشمن بھارت اور عالمی طاقتوں نے ایٹمی پاکستان کو ناکام ریاست ڈکلیئر کرانے کے لیے یہاں دہشت گردی کا بیج بویا۔ دنیا پاکستان کی طرف رخ کرنے کی بجائے اس کا نام سن کر گھبرا جاتی۔ انجانے خوف سے تن بدن میں کپکپی طاری ہو جاتی۔ تجارت وسرمایہ کاری اور سیاحت تو بہت دور ہمارے کھیل کے میدانوں کی رونقوں کو اجاڑ دیا گیا۔ بھیانک، شورش زدہ حالات میں جب دنیا ہمیں تنہا چھوڑ گئی تو سعودی عرب نے دوستی کا حق ادا کر دیا۔ ڈانواں ڈول معیشت کو دوبارہ سے مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کیلئے سعودی عرب پاکستان کے شانہ بشانہ آ کھڑا ہوا ہے۔ صاحب السمو ولی عہد شہزادہ سلمان بن عبدالعزیز نے پاک سرزمین پر قدم رنجہ فرمایا۔ تجارت، سائنس وٹیکنالوجی اور دفاع سمیت بہت سے معاہدات ہوئے۔

سعودی وفد نے مسلح افواج کے ہیڈ کوارٹر، ایئر ڈیفنس کمانڈ آف پاکستان، پاکستان آرڈنس فیکٹریز اور پاکستان ایئرونائیکل کامرہ کا دورہ کیا۔ اس سے قبل عراق، قطر، امارات، بحرین اور یمن کے وفود بھی یہاں کے دورے کر چکے ہیں۔ سعودی عرب پاکستان سے نہ صرف تیار شدہ اسلحہ خریدنا چاہتا ہے بلکہ ریاض کی خواہش ڈیفنس انڈسٹری کے لیے پاکستانی ماہرین کی خدمات کا حصول ہے۔ پاکستان کے آلات حرب بالخصوص عنزہ میزائل امریکی سٹنگر میزائل سے بھی نتائج و کارکردگی کے حوالے سے بہتر ہے۔ سعودی عرب نے پاکستان کو دفاعی منڈی بنانے، عرب ممالک اور افریقی ممالک کا رجحان اس طرف مبذول کرانے کیلئے پاکستان سے الخالد ٹینک، JF-17 تھنڈر اور عنزہ میزائل سمیت دفاعی پیداواری معاہدے کیے ہیں۔ سعودی عرب کی امداد کا چرچا زبان زدعام ہے جس کی پہلی قسط ڈیڑھ ارب ڈالر ملنے سے نہ صرف ڈالر کا ہاضمہ خراب ہوا اور وہ ایک ہفتے میں 110 سے 97.75 پر آ گرا۔ پاکستان جو 5250 ارب کے قرضوں کے بوجھ تلے دبا بمشکل سانس لے رہا تھا ایک ہی جست میں ایک ہزار ارب کے قرضے اتر گئے۔ مزید ڈیڑھ ارب آنے سے ڈالر کی صحت مزید سکڑے گی اور عالمی سودخوروں کے قرضوں سے نجات ملے گی۔ ملک کی معیشت میں انقلاب آئے گا۔ گزشتہ حکومت نے اس ملک میں جو کیا ایسے گرگس بھی مردار کو نہیں نوچتے۔ اللہ ذوالجلال اس ملک کی حفاظت کرنے والے ہیں، اسی لیے میاں محمد نواز شریف جیسے مخلص ومحب وطن شخص کو اس ملک کی باگ تھمائی ہے۔ ﴿تؤتی الملك ممن تشاء. وتعز من تشاء وتذل من تشاء﴾ آج ہم تبدیلی کے اثرات محسوس کر رہے ہیں۔ سعودی قیادت کا یہاں آنا ہماری بہت بڑی کامیابی ہے۔ سعودی عرب اور پاکستان میں جہاں معاہدات ہوئے وہیں شام کی خانہ جنگی جس کی تپش سعودی عرب سمیت سارا عالم اسلام محسوس کر رہا ہے۔ معصوم بچوں، عورتوں کو بشارالاسد کی بربریت کی بھینٹ چڑھا دیا گیا ہے۔ اس آمر مطلق کی وحشت اور خوں آشامی نے چنگیز اور ہلاکو کو بھی شرما دیا ہے۔ معصوم اور بے گناہ عورتوں بچوں کے قتل میں ایران بھی اتنا ہی مجرم ہے جتنا بشار اور حزب اللہ ہیں۔ ایران نے تین لاکھ لوگوں کو تربیت دے کر شام میں داخل کر رکھا ہے۔ گزشتہ حکومت نے شام کے مسئلے پر خاموشی کی پالیسی اختیار کیے رکھی جس کا مطلب بشار کی حمایت تھی۔ موجودہ حکومت نے پاک سعودی اعلامیہ میں اصولی موقف اپنایا کہ شام میں قتل و غارت بند کی جائے، عبوری حکومت قائم ہو اور مختلف ممالک میں دربدر ۹۰ لاکھ شامی واپس گھروں کو آ کر ووٹ سے فیصلہ کریں۔

پاک عرب دوستی بحیرہ عرب سے بھی گہری، ہمالیہ کی چوٹیوں سے بلند اور آب زمزم کی طرح شفاف ہے، اسے دشمن کیسے برداشت کر سکتا ہے۔ وہ خواتین وحضرات جن کی وجہ تسمیہ واشنگٹن اور دہلی کے دستر خوان سے فیض یاب ہونا ہے۔ جو امریکی سفارت خانے کی زیارت کرنا انسانیت کی معراج سمجھتے ہیں اور جن کی این جی اوز امریکی و برطانوی ڈالرز سے چل رہی ہیں، ان کی تیوری اس بات پر چڑھی ہے کہ ڈالر سعودی عرب سے کیوں آئے اور وہ بھی بغیر کسی شرط کے۔ امریکہ تو جب ڈالر دیتا ہے وہ کتنی ذلت آمیز شرائط رکھتا ہے۔ اس نے سوات کا آپریشن کروایا۔ اس کی خواہش پر ہم نے عافیہ سمیت کتنے لوگ پکڑ کر اسے دیئے۔ ڈالروں کے عوض ہماری سلامتی ڈرون سے تار تار ہوتی رہی۔ امریکہ کہہ اٹھا کہ پاکستانی تو ڈالروں کے لیے اپنی ماں بھی بیچ دیں۔ سعودی عرب کا تو ہمیں ایک بار پھر شکر گزار ہونا چاہیے تھا کہ اس نے ہمیں مصائب کے گرداب سے نکال کر دیوالیہ ہونے سے بچا لیا۔ دوست اور دشمن کی پہچان مشکلات میں ہی ہوتی ہے۔

سعودی عرب کی امداد پر پاکستان سے فی سبیل اللہ دشمنی رکھنے والے بھارتی اخبارات نے شرانگیزی کو مزید آگ لگائی اور ایسی خبریں، تجزیے اور آرٹیکل چھاپے کہ ایران اور عالمی طاقتوں کے درمیان تہران کے جوہری معاہدے پر ہونے والی ڈیل کے بعد سعودی عرب دفاعی پوزیشن میں آ گیا ہے۔ پاکستان کے ساتھ جنگی طیاروں، ٹینکوں، آبدوزوں اور میزائل ٹیکنالوجی کے لیے ہونے والی بات چیت اسی کا نتیجہ ہے۔ حکومت پاکستان کی تردید کے باوجود ایران نواز لابی نے پراپیگنڈہ سے فضا کو زہرآلود بنانے کی بھرپور کوشش کی کہ پاکستان کے مہیا کردہ عنزہ میزائل جو امریکی سٹنگر میزائل جیسی صلاحیت کے حامل ہیں، وہ اردن کے راستے شام میں آزادی کی جنگ لڑنے والوں کو دیئے جائیں گے۔ اسی طرح دو ڈویژن فوج سعودی عرب بھیجی جائے گی جو پرائی جنگ میں جھونکی جائے گی۔

سعودی عرب خطے میں بہترین پیشہ وارانہ طاقتور مسلح افواج کا حامل ملک ہے۔ مسلح افواج میں عربین آرمی، سعودی رائل آرمی، ایئرفورس، رائل نیوی اور سعودی عربین نیشنل گارڈ جیسے مضبوط ادارے ہیں۔ افواج کے پاس اینٹی ایئر کرافٹ گنیں، F-15 اسٹرائیک ایگل طیارے، اواکس، جدید ترین یورو فائٹر ٹائیفون، جدید ریڈار سسٹم، درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے بیلسٹک میزائل، الفارس آرمڈ کیریئر وہیکل، چینی ساختہ ڈونگ فنگ SS4 اور ESS بیلسٹک میزائل بڑی تعداد میں ہیں۔

سعودی عرب اور یمن کی سرحد پر آباد بعثی شیعہ قبائل نے جب ایران کی شہہ پر عرب بہار کی آڑ میں سعودی سرحد پر شورش بپا کی تو سعودی افواج نے اسے کامیابی سے کچل دیا۔ اسی طرح ایران نے بحرین میں جو آگ لگائی وہ بھی سعودی افواج نے بجھائی۔ ایران فرقہ واریت کے لیے ہر ملک میں ٹانگ اڑانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ سعودی عرب اگر ہم سے دو ڈویژن افواج مانگ رہا ہے تو اس کا مقصد جہاں ملک میں امن و امان قائم رکھنا ہے وہیں مشکل دوراہے پر کھڑے پاکستان کی مدد کرنا بھی ہے۔ 1990ء میں خلیج جنگ کے موقع پر پاکستان نے 15 ہزار سپاہی حرمین کی حفاظت کے لیے بھیجے۔ ان سپاہیوں کو جہاں حج و عمرہ کی سعادت کا موقع ملا وہیں 15 ہزار خاندانوں کی معاشی حالت سنوری۔

سعودی عرب نے ہمیشہ پاکستان کی مدد کی ہے۔ کہتے ہیں کہ پاکستان قائم ہونے سے پہلے بنگال میں قحط آیا تو شاہ عبدالعزیز نے امداد کسی اور کو نہیں بلکہ قائداعظم کی مسلم لیگ کو دی۔ ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی بھارتی جارحیت پر سعودی عرب نے پاکستان کی سیاسی و سفارتی اور مالی امداد کی۔ مصر، ایران، شام اور عراق کے برعکس سعودی عرب نے مسئلہ کشمیر پر ہمیشہ پاکستان کے موقف کی حمایت کی ہے۔ سقوط مشرقی پاکستان پر ''اِدھر ہم اُدھر تم'' کے نعرے لگانے والے خوش تھے کہ اقتدار ان کی جھولی میں آگرا مگر شاہ فیصل اس قدر غمزدہ تھے کہ بھری بزم میں اپنے آنسو چھپا نہ سکے۔

یہ بات اٹل حقیقت ہے کہ اگر سعودی عرب پاکستان کی مالی امداد نہ کرتا تو آج ایٹمی پاکستان کا دور دور تک نشان نہ ہوتا۔ مئی 1998ء کے ایٹمی دھماکوں کے بعد یورپ' امریکہ نے اقتصادی پابندیاں لگائیں تو سعودی عرب ہی کام آیا اور مفت تیل فراہم کیا۔ کشمیر میں آنے والا زلزلہ، جنوبی پنجاب اور سندھ میں آنے والے بدترین سیلاب پر سعودی عرب نے جو امداد کی وہ سنہری حروف سے لکھی جائے گی، وہ ڈونرز میں پہلے نمبر پر تھا۔ ایران نواز لابی کو اگر سعودی عرب سے آئے ڈالر پسند نہیں تو ایران کو امریکہ کے سامنے ناک رگڑنے کے بعد جو 8 ارب ڈالر ملے ہیں اس میں سے تین چار ارب پاکستان کو لے کر دیں۔ ایران جس کا ساتھ عراق جنگ میں ہم نے تمام تر دباؤ کے باوجود دیا لیکن جب یورینیم افزودگی کا معاملہ بھارت اور عالمی طاقتوں نے ایران کے ذریعے اچھالا اور ایران نے دعویٰ کیا کہ 72% افزودگی اس نے نہیں کی بلکہ پاکستان کی ایٹمی مشینوں نے کی ہے۔ ایران کے اس منافقانہ کردار سے پاکستان کے پاس دو ہی راستے تھے کہ یا تو بحیثیت مملکت وہ اس کی ذمہ داری لیتا یا پھر کسی شخص کو مجرم ٹھہرایا جاتا۔ پاکستان کو امریکہ اور اس کے حواریوں سے بچانے کے لیے ڈاکٹر خان نے قربانی دی اور جو کچھ ان کے ساتھ ہوا وہ دنیا جانتی ہے۔ اگر بحیثیت مملکت یہ ذمہ داری حکومت پاکستان قبول کرتی تو پھر اسے ایٹمی ہتھیاروں سے ہاتھ دھونا پڑتے اور اس کا بھی تورا بورا بنا دیا جاتا۔ ایران کی مہربانی سے ہمیں یہ دن دیکھنا پڑا کیونکہ یہ اس کے جگری دوست بھارت کی خواہش تھی۔ کیا دوست ایسے ہی پیٹھ میں چھرا گھونپتے ہیں؟ جنرل ضیاء الحق کے اسلام کی طرف میلان کے سبب ایران میں ''پاکستان شیطان'' کے نعرے لگتے تھے۔ ایران کبھی یہ نہیں چاہتا کہ بحر کیسپین کا تیل گوادر کے ذریعے استعمال ہو، بلکہ انڈیا اور ایران چاہ بہار کی بندرگاہ کو فعال بنا رہے ہیں۔ انڈیا نے ہرات سے لے کر ایرانی سرحد تک بہترین شاہراہ بنا دی ہے۔ ایران، بھارت اور پاکستان گیس پائپ لائن منصوبے میں جب انڈیا شامل تھا تو ایران 48 سینٹ فی یونٹ کے حساب سے بیچنا چاہتا تھا لیکن جب انڈیا اس معاہدے سے نکل گیا تو ایران نے ریٹ 98 سینٹ فی یونٹ کر دیا اور پاکستان کو وہ قرضہ بھی دینے سے مکر گیا جس کا اعلان کیا تھا، الٹا پاکستان سے جرمانہ وصول کرنے پر اُتر آیا۔ اس منصوبے کے تحت پاکستان سے پائپ لائن گزارنے کے لیے بھارت نے ہمیں 60 کروڑ ڈالر سالانہ ادا کرنا تھے مگر وہ صرف 15 کروڑ ڈالر دینا چاہتا ہے۔ اس کے برعکس چین خلیجی ممالک سے گیس اور تیل کی دو پائپ لائنیں پاکستان سے گزارے گا اور پاکستان کو 8 ارب ڈالر سالانہ ادا کرے گا۔

دشمن ہمارے اور سعودی عرب کی دوستی میں خلیج حائل کر کے ہمارے راستے جدا کرنا چاہتا ہے۔ ہماری سرد مہری کے سبب ولی عہد شہزادہ سلمان بن عبدالعزیز نے ہندوستان کا دورہ کیا۔ ہندوستان یہی چاہتا تھا کہ سعودی عرب کی دولت کا بہاؤ پاکستان کی بجائے بھارت کی طرف ہو۔ بھارت نے سعودی عرب سے دفاع سمیت بہت سے معاہدے کیے ہیں۔ عالمی سہارا کی رپورٹ کے مطابق ولی عہد شہزادہ سلمان کا دورہ اس لیے بھی اہم ہے کہ بھارت کو اقوام متحدہ کی سکیورٹی کونسل کی ممبر شپ کے لیے سعودی عرب کی حمایت لینا نہایت ضروری ہے۔ آئی این ایس انڈیا اور رائٹر کی رپورٹ کے مطابق ایران نے اقوام متحدہ کی طرف سے ہتھیاروں کی فروخت پر عائد تعزیرات کو توڑتے ہوئے 20 کروڑ ڈالر کا اسلحہ عراق کو بیچنے کے لیے دستاویزات پر دستخط کیے ہیں۔ ایران اگر پابندیوں کے باوجود اسلحہ فروخت کر سکتا ہے تو ہمیں تو بالاولیٰ یہ حق حاصل ہے کیونکہ ہم نے ہتھیار سجانے کے لیے نہیں بنائے۔ امریکہ کی معیشت کا ایک بہت بڑا حصہ ان کی اسلحہ ساز فیکٹریاں ہیں۔ سعودی عرب کی کردار کشی کی جو مہم چلی ہے محترم میاں نواز شریف صاحب آپ بھی کہیں دشمن کی سازش کا شکار نہ ہو جائیں۔ اس کرۂ ارض پر اگر ہمارا کوئی دوست اور خیر خواہ ہے تو وہ صرف اور صرف سعودی عرب ہے جو پاکستان کو خوشحال اور مضبوط دیکھنا چاہتا ہے۔ ہمیں ہتھیار اور فوج بھیجنے میں کسی کی ڈکٹیشن کی ضرورت نہیں۔ حرمین کی حفاظت کے لیے اگر ایٹم بم اور ساری فوج بھی بھیجنا پڑے تو یہ سودا مہنگا نہیں۔ بصورت دیگر وہ رب اپنے گھر کی حفاظت کا کام ابابیلوں سے لے لے گا۔

☼☼☼☼☼

خطبہ جمعۃ المبارک

14 مارچ 2014ء کو اہل حدیث یوتھ فورس ضلع چنیوٹ کے زیر اہتمام مرکز الصدیق تحصیل لالیاں میں حضرت مولانا سرفراز احمد صاحب امیر ضلع سرگودھا نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ جمعہ میں تحصیل بھر کے نوجوانوں نے شرکت کی اور بعد میں جماعتی امور پر تفصیلاً میٹنگ کی گئی۔

منجانب:۔ محمد سجاد ڈاہر شعبہ نشر و اشاعت A.Y.F ضلع چنیوٹ

سیرت امام الانبیاءؐ کانفرنس

9 مارچ بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد اہلحدیث مراکیوال میں سیرت امام الانبیاء کانفرنس کا انعقاد زیر صدارت ملک عبدالقدوس ناظم جمعیۃ اساتذہ ضلع سیالکوٹ کیا گیا۔ کانفرنس سے حضرت مولانا یوسف لاہوری، مولانا قاری محمد یعقوب فیصل آبادی اور مقامی علماء کرام نے خطابات فرمائے۔ کانفرنس تقاریر و حاضری کے لحاظ سے کامیاب رہی۔

منجانب:۔ ڈاکٹر عبدالسمیع ناظم نشر و اشاعت تحصیل سیالکوٹ

تعزیت میں میت کیلئے دعائے مغفرت کا مسئلہ

تحریر

جناب صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

قسط نمبر 2 آخری

تعزیت اور میت کی مغفرت کے مسنون طریقے

اس کے برعکس میت کی مغفرت کے لیے بشمول تعزیت مسنون طریقے کیا ہیں جو اہلحدیث اختیار کرتے ہیں؟ وہ حسب ذیل ہیں:

سب سے پہلے نماز جنازہ ہے، جس کی بابت رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہم پہلے نقل کر آئے ہیں کہ نماز میں پورے خلوص سے دعائیں کرو۔ اہلحدیث مسنون طریقے سے نماز جنازہ پڑھتے ہیں جس میں میت کی مغفرت کی وہ تمام خصوصی دعائیں پڑھتے ہیں جو نبی ﷺ سے مروی اور ثابت ہیں۔ تدفین کے بعد قبر پر ہاتھ اٹھا کر سارے حاضرین دعائیں کرتے ہیں جیسا کہ نبی ﷺ کا عمل تھا اور حکم بھی ہے۔

اس کے بعد گھر آ کر نبی ﷺ کا کوئی عمل منقول نہیں اور نہ صحابہ کرام ہی کا کوئی عمل ہمیں ملتا ہے۔ البتہ ایک صحابی حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ضرور ملتا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں:

((کنا نعدّ الاجتماع الی اھل المیت وصنیعة الطعام بعد دفنه من النیاحة)) (مسند احمد، الموسوعة الحدیثیة، حدیث: ٦٩٠٥)

''میت کو دفنانے کے بعد میت والے کے اہل خانہ کے ہاں جمع ہونے اور (جمع ہونے والوں کیلئے) کھانا تیار کرنے کو ہم نوحہ شمار کرتے تھے۔''

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے اس اثر سے واضح ہے کہ نماز جنازہ اور تدفین کے بعد تعزیت کیلئے تین دن تک تمام کام کاج بند کر کے بیٹھے رہنا ہی سرے سے مسنون عمل نہیں ہے۔ چہ جائیکہ وہاں تین دن تک اجتماعی دعا کے سلسلے کو مسلسل جاری رکھا جائے جس کے استحباب پر فاضل مضمون نگار نے بڑا زور دیا ہے اور اس غیر مسنون عمل کو مسنون ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اس مروجہ رسم اور طریقے کو بعض علماء نے مکروہ اور بدعت قبیحہ تک سے تعبیر کیا ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے علماء و ائمہ کے یہ اقوال کتاب الجنائز (۲۱۰-۲۱۱ ص) میں نقل کیے ہیں، وہاں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ مروجہ رسم جائز نہیں تو پھر تعزیت کس طرح، کب اور کہاں کی جائے؟ اس کا کوئی مخصوص طریقہ ہے، نہ مخصوص وقت اور نہ مخصوص جگہ۔ جب بھی اور جہاں بھی اہل میت سے ملاقات ہو جائے، ان سے تعزیت کر لی جائے اور تعزیت کا مطلب ہے کہ آپ ان کے سامنے اپنے الفاظ میں میت کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ اللھم اغفرله وارحمه دعا پڑھ لیں۔ مصیبت زدگان کو صبر کی تلقین کریں اور اس پر ان کو اجر کی امید دلائیں۔ اگر اتفاقاً اجتماع کی کوئی صورت بن جائے اور کوئی بزرگ قسم کی شخصیت آ جائے تو ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا بھی کی جا سکتی ہے جیسے مولانا لکھویؒ کا واقعہ نقل کیا گیا ہے۔ اجتماعی دعا یا ہاتھ اٹھا کر دعا کوئی ناجائز نہیں، دونوں امر جائز ہیں۔ بحث تو مروجہ رسم اور دستور کی ہے، اتفاقاً ایسی صورت پیدا ہو جائے تو اس میں تو عدم جواز کا کوئی پہلو ہی نہیں۔

یہ ایسے ہی ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا مسنون نہیں لیکن اگر کوئی درخواست کرتا ہے تو ہمارے علماء اسی وقت سارے نمازیوں کے ساتھ مل کر اجتماعی دعا کر دیتے ہیں۔ کوئی بھی اس کو غلط یا بدعت نہیں کہتا۔ یہاں بھی اصل بحث تو اس کے التزام اور دوام کی ہے جو غیر مسنون ہے۔ تاہم احیاناً اس کا جواز ہے اور اس کو غیر مسنون نہیں کہا جا سکتا اور نہ کوئی کہتا ہی ہے۔ تعزیت کے موقعے پر بھی احیاناً اس کا جواز ہے، بحث تو ساری مروجہ رسم کی اور تین دن تک اس کے لیے بیٹھے رہنے اور ہر آنے والے کی طرف سے فاتحہ خوانی کی ہے۔ اس کا ثبوت اگر کسی کے پاس ہے تو پیش کر دیا جائے، اس طریقے کو نہ مسنون تعزیت کہا جا سکتا ہے اور نہ مغفرت کا مسنون طریقہ۔

مضمون نگار کے دلائل کا جائزہ

اب ہم فاضل مضمون نگار کے پیش کردہ دلائل کا جائزہ لیتے ہیں کہ کیا ان سے تعزیت کا مروجہ طریقہ اور تین دن تک اہل میت کے گھر جا کر ہاتھ اٹھا کر مسلسل اجتماعی دعا کا ثبوت مہیا ہو گیا ہے؟ جس کا مضمون میں بڑے تحدی سے دعویٰ کیا گیا ہے اور اہلحدیث کے موقف کو بلا دلیل قرار دیا اور علمائے اہلحدیث کا استخفاف کیا گیا ہے جس کا ان کو قطعاً حق حاصل نہیں تھا۔ اگر فاضل مضمون نگار سمجھتے تھے کہ زیر بحث مسئلے میں اہلحدیث کا موقف صحیح نہیں تو اسے سادہ انداز میں بھی پیش کیا جا سکتا تھا اور اپنے دلائل بحث و تحقیق کے لیے علماء کے سامنے رکھے جا سکتے تھے لیکن موصوف نے جو انداز نگارش اختیار کیا ہے، اسے کسی لحاظ سے بھی مستحسن اور علماء کے شایان شان قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ہمارے لہجے میں بھی اگر کہیں تلخی محسوس ہو تو اس کی وجہ موصوف کا نامناسب انداز بیان ہی ہے۔

موصوف نے ایک اصولی بات یہ بیان فرمائی ہے کہ کسی مسئلے کے ثبوت کے لیے ایک حدیث بھی کافی ہوتی ہے۔ موصوف کی یہ بات بالکل درست ہے۔ اگر ان کی پیش کردہ احادیث میں سے ایک حدیث سے بھی مسئلہ زیر بحث ثابت ہو جائے گا تو یقیناً وہ حق بجانب قرار پائیں گے۔ لیکن موصوف نے بزعم خویش تین احادیث پیش کی ہیں لیکن آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ وہ اپنا موقف ثابت نہیں کر سکے کیونکہ کسی بھی حدیث کا تعلق زیر بحث رسم سے نہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی حدیث صحیح مسلم کے حوالے سے پیش کی گئی ہے۔

''جب ایک صحابی رسول سیدنا ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے زنا کا ارتکاب ہو گیا اور اپنے جوش ایمانی سے انہوں نے خود اس کا اعتراف بھی کر لیا اور اپنے آپ کو رجم کے لیے پیش بھی کر دیا، وہ رجم کر دئے گئے تو اس بارے میں صحابہ کے دو ذہن ہو گئے۔ بعض نے اس جرأت پر اسے دادِ تحسین دی جب کہ بعض نے اس فعل کو اچھا نہ جانا (یہاں موصوف نے عربی الفاظ کی صحیح ترجمانی نہیں کی، حدیث کے الفاظ ہیں: ((ھلك، لقد احاطت به خطیئته)) ''وہ ہلاک ہو گیا، اس کے گناہ نے اس کو گھیر لیا۔''

مطلب ان کا یہ تھا کہ اس کا انجام اچھا نہیں ہوا، پھر وہ (یعنی دونوں قسم کے لوگ) اسی کشمکش میں دو یا تین

دن رہے۔ پھر اللہ کے رسول آئے، اس حال میں کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے السلام علیکم کہا اور بیٹھ گئے پھر فرمایا: ''ماعز بن مالک کے لیے بخشش و معافی کی دعا کرو۔'' حاضرین نے دعا کرتے ہوئے کہا: یا باری تعالیٰ! ماعز بن مالک کو بخشش و معافی سے نواز دے۔ (صحیح مسلم، حدیث: ۱۶۹۵)

یہ حدیث بالکل صحیح ہے لیکن آپ غور فرمائیں، اس میں کہیں بھی یہ ذکر ہے کہ آپ ﷺ اہل میت کے گھر گئے؟ تین دن کے اندر گئے، جب کہ اہل میت تعزیت کے واسطے آنے والوں کے لیے دریاں بچھا کر بیٹھے ہوئے تھے؟ وہاں آپ سمیت سب نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی؟

ان میں سے ایک بات بھی اس حدیث میں نہیں جب کہ زیر بحث رسم میں تو یہ تینوں باتیں ہی ہوتی ہیں۔ اجتماع اہل میت کے ہاں ہوتا ہے، تدفین سے اور کھانے پینے سے فراغت کے بعد اہل خانہ بیٹھے رہتے ہیں، پھر آنے والے کے ساتھ سب ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں، بلکہ مانگتے رہتے ہیں۔

آپ ﷺ کہاں گئے؟ اہل میت کے ہاں نہیں بلکہ ایسے لوگوں کی مجلس میں جو حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے بارے میں مختلف الرائے تھے، حتیٰ کہ ایک گروہ اس سچی اور خالص توبہ کرنے والے صحابی کے بارے میں نہایت نامناسب الفاظ استعمال کر رہا تھا۔ آپ نے اس گروہ کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے فرمایا: اس کیلئے مغفرت کی دعا کرو اور آپ کے حکم پر سب نے دعا کی۔ یعنی اس سارے معاملے کا کوئی تعلق زیر بحث رسم سے قطعاً نہیں۔ بلکہ اس کا تعلق حسب ضرورت دعا کرنے سے ہے جس کو کوئی بھی ناجائز نہیں کہتا۔ ضرورت کے مطابق ہر وقت اور ہر جگہ دعا کی جا سکتی ہے، ہاتھ اٹھا کر اور اس کے بغیر بھی، جیسے یہاں ہاتھ اٹھائے بغیر دعا کی۔

یہاں دعا کرنے اور کرانے کی کیا ضرورت تھی؟ واقعے سے از خود واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت ماعز نے سچی توبہ کی، اس کے باوجود ایک گروہ ان کے خلاف بدگمانی میں مبتلا اور مختلف قسم کی چہ مگوئیاں کر رہا تھا، آپ ﷺ نے لوگوں کے سامنے اس کیلئے دعائے مغفرت کر کے اس گروہ کی غلطی کو واضح کیا کہ وہ تو اللہ کی رحمت و مغفرت کا مستحق ہو گیا ہے اور تم اس کی بابت ایسی باتیں کر رہے ہو، اسی لیے آپ نے دعا سے فارغ ہو کر فرمایا:

((لقد تاب توبة لو قسمت بين امة لوسعتهم))

''ماعز نے ایسی خالص توبہ کی ہے کہ اگر اسے ایک بڑے گروہ پر تقسیم کر دیا جائے تو ان کو بھی کافی ہو جائے گی۔'' یعنی اس ایک شخص کی توبہ متعدد گناہ گاروں کی معافی کے لیے کافی ہے۔ یہ الفاظ اسی حدیث میں موجود ہیں جس کا موصوف نے حوالہ دیا ہے، ان الفاظ سے اس دعا کی ضرورت واضح ہو جاتی ہے جو آپ نے اہل میت کے ہاں نہیں بلکہ لوگوں کے سامنے کی اور کروائی۔

لیکن موصوف نے اس حدیث سے جو نتیجہ اخذ کیا ہے، وہ ملاحظہ فرمائیں جس سے ان کی حدیث فہمی کی استعداد و صلاحیت کا بھی اندازہ ہو جائے گا، فرماتے ہیں: خود سوچئے کہ آپ ﷺ کا ان کے پاس جانا، سلام کہنا، پھر خود حاضرین میں بیٹھ جانا اور کہنا کہ میت کے لیے سب دعا کرو، یہ سب چیزیں کس بات پر دلالت کر رہی ہیں؟ کیا اس سے ثابت نہیں ہو رہا کہ اہل میت کے ہاں جا کر حاضرین کو میت کے لیے دعا کرنے کا کہہ سکتے ہیں اور جب ان کو دعا کرنے کا کہیں گے تو کیا آپ خود اس دعا میں شامل نہیں ہوں گے؟

سبحان اللہ! کیا خوب استدلال ہے؟ یعنی موصوف کے ذہن میں جو مفروضات ہیں وہ حدیث کے سر تھوپ رہے ہیں۔ محترم! آپ پہلے حدیث کے کسی لفظ سے یہ تو ثابت فرمائیں کہ نبی ﷺ جہاں تشریف لے گئے تھے، وہ اہل میت کا گھر تھا۔ دوسرا، حاضرین کے لفظ سے لوگوں کو مغالطے میں نہ ڈالیں، بلکہ حدیث سے یہ واضح کریں کہ یہ حاضرین وہ تھے جو اہل میت کے ہاں تعزیت کے لئے جمع تھے۔ ورنہ حدیث سے تو یہ صاف واضح ہے کہ لوگ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے موقع غنیمت جانا، اگرچہ واقعہ پر دو تین دن گزر چکے تھے، پھر بھی آپ نے لوگوں کی چہ مگوئیوں کو ختم کرنے کیلئے دعا کر کے حضرت ماعز کے حسن خاتمہ کی وضاحت فرما دی۔ بات تو صرف اتنی ہی ہے جو حدیث سے واضح ہو رہی ہے۔ اس سے زیر بحث مروجہ رسم کا جواز کشید کرنا، یا اس کو اس پر چسپاں کرنا بڑے دل گردے کا کام ہے جس پر اہل بدعت تو شاید داد دے دیں لیکن حدیث کا صحیح فہم رکھنے والا اس استدلال سے اتفاق نہیں کر سکتا۔

موصوف کو بھی آگے چل کر یہ کھٹک پیدا ہوئی ہے کہ دعا کا یہ واقعہ تو اہل میت کے گھر کا نہیں لیکن سخن سازی کے ذریعے سے اپنے استدلال کو صحیح ثابت کرنے کیلئے عجیب و غریب باتیں کی ہیں جو ع

کیا بات بنے جہاں بات بنائے نہ بنے

کی مصداق ہیں، اس لیے ہم ان سے صرف نظر کرتے ہوئے دوسری حدیث کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: ''اسی دعا کے بارے میں ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں جس میں اس دعا کیلئے ہاتھ اٹھانے کا بھی ذکر ہے۔''

آغاز ہی مغالطہ انگیزی سے کیا گیا ہے یعنی ''اسی دعا'' اور ''اس دعا'' الفاظ سے یہ مغالطہ دیا گیا ہے کہ اس حدیث کا تعلق بھی اسی مروجہ رسم سے ہے جو زیر بحث ہے حالانکہ اس کا بھی کوئی تعلق مسئلہ زیر بحث سے نہیں۔ جیسا کہ ابھی آپ دیکھیں گے، حدیث ملاحظہ ہو:

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اور میرے چچا ابوعامر کو رسول اللہ ﷺ نے ایک جنگ میں بھیجا۔ میرے چچا اس جنگ میں جام شہادت نوش کر گئے۔ شہید ہوتے وقت انہوں نے مجھے امیر لشکر بنا دیا اور کہہ گئے: بھتیجے! اللہ کے نبی کو میرا سلام پہنچانا اور ان سے کہنا: میرے لیے بخشش کی دعا کر دیں۔ جنگ سے واپسی پر میں حاضر ہوا اور چچا جان ابوعامر کی بخشش کے لیے دعا کی درخواست پیش کی۔ آپ ﷺ نے پانی منگوایا، اس سے وضو کیا، پھر دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کرتے ہوئے فرمایا: ''اے باری تعالیٰ! اپنے بندے ابوعامر کو معاف کر دے۔'' آپ ﷺ نے ہاتھ اس قدر اٹھائے کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ پھر آپ ﷺ نے (مزید دعا کرتے ہوئے) فرمایا: ''اے باری تعالیٰ! روز قیامت اسے اپنی مخلوق سے اونچا مقام عطا فرمانا۔''

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (موقع کو غنیمت جانتے ہوئے) میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے لیے بھی بخشش کی دعا فرما دیجئے! تو نبی کریم ﷺ نے (میرے لیے بھی دعا کرتے ہوئے) فرمایا: ''اے باری تعالیٰ! عبداللہ بن قیس کے گناہ معاف فرما دے اور روز قیامت اسے باعزت داخلے کی جگہ میں داخل فرمانا۔'' (صحیح البخاری، حدیث: ۴۳۲۳)

اس حدیث پر بھی آپ غور فرمائیں کہ اس کا ادنیٰ سا تعلق بھی زیر بحث رسم یا مسئلے سے نہیں ہے۔ اس میں اگر یہ ہوتا کہ آپ ﷺ ابوعامر کی شہادت کی خبر سن کر تعزیت کے لیے ان کے گھر گئے اور وہاں جا کر مذکورہ دعا کی تب تو بات واضح تھی اور اصل مسئلہ بھی یہی زیر بحث ہے لیکن اس میں اس کی طرف تو کوئی اشارہ بھی نہیں۔

اس میں تو وہی بات ہے جو ہم نے پہلے بھی عرض کی ہے کہ دعا ہر وقت اور ہر جگہ ہاتھ اٹھا کر یا ہاتھ اٹھائے بغیر کی جا سکتی ہے۔ یہاں بھی آپ ﷺ اپنے گھر یا مسجد میں تھے، انہوں نے آ کر شہادت کی خبر دی اور ان کی درخواستِ دعا بھی پیش کی۔ گویا یہاں بھی دعا کی ایک خاص ضرورت پیش آ گئی، آپ نے دعا فرما دی، حتیٰ کہ بھتیجے نے بھی موقع غنیمت جانتے ہوئے اپنے لیے بھی دعا کی درخواست کر دی، حالانکہ وہ تو زندہ ہی تھے، نہ کہ تعزیت کا موقع تھا۔ آپ نے ان کیلئے دعا فرما دی۔ اس کا اہل میت کے ہاں جا کر تعزیت کرنے کی رسم سے کیا تعلق؟ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی جو فقہ الحدیث میں ایک نہایت امتیازی مقام رکھتے ہیں بلکہ جس طرح وہ امیرالمومنین فی الحدیث ہیں اسی طرح امیرالمومنین فی الفقہ بھی ہیں۔ ان کی فقاہت اسی سے واضح ہے کہ وہ ایک ایک حدیث سے دسیوں مسائل کا اثبات کر دیتے ہیں جن سے اہل علم باخبر ہیں۔ یہ حدیث انہوں نے کتاب المغازی کے باب جنگ اوطاس میں درج کی ہے۔ پھر اپنے خداداد تفقہ اور قوت استنباط کو بروئے کار لاتے ہوئے اس کے جزوی حصے دو اور مقامات پر ذکر کیے ہیں اور ان سے دو مسئلے ثابت فرمائے ہیں:

① کتاب الدعوات میں ایک مسئلہ اس سے یہ ثابت کیا ہے کہ دعا کے وقت اپنی ذات کو شریک کیے بغیر صرف اپنے مسلمان بھائی کے لیے دعا کرنا جائز ہے۔ جیسے اس واقعے میں آپ نے صرف ابوعامر اور عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری) کے لیے دعائے مغفرت فرمائی اور اپنے کو اس دعا میں شریک نہیں کیا۔ (باب ۱۹، ترجمۃ الباب)

دوسرا مسئلہ اس سے یہ ثابت کیا کہ دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا جائز ہے۔ حدیث کے الفاظ ''پھر آپ نے (دعا کیلئے) ہاتھ اٹھائے'' سے استدلال کرتے ہوئے باب باندھا:

باب رفع الایدی فی الدعاء (الدعوات، باب ۲۳، ترجمۃ الباب)

لیکن فاضل مضمون نگار نے اس سے جو مسئلہ ثابت کرنا چاہا ہے، امام بخاریؒ نے اس کا اشارہ تک نہیں کیا، کیوں؟ اس لیے کہ اس حدیث کو خوردبین لگا کر بھی دیکھا جائے تو اس میں وہ موصوف والی بات نہیں ملے گی جو امام بخاریؒ سمیت کسی بھی محدث اور شارح کو نظر نہیں آئی۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ بھی ہر حدیث سے دسیوں، بیسیوں مسائل کا اثبات کرتے ہیں لیکن انہوں نے اس حدیث سے صرف دو مسئلوں کا استنباط کیا ہے، ایک تو وہی جس کا اثبات امام بخاریؒ نے کیا ہے کہ دعا میں ہاتھوں کا اٹھانا مستحب ہے۔ دوسرا، دعا کے وقت وضو کرنے کا استحباب (دیکھئے، حدیث: ۴۳۲۳ کی شرح، باب اوطاس)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا ذہن رسا وہاں تک نہیں پہنچ سکا جہاں مضمون نگار کا پہنچ گیا ہے لیکن ان کے ذہن کی یہ رسائی توجیہ الحدیث بما لا یتحملہ الحدیث کی آئینہ دار ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

موصوف کی فہم حدیث کی استعداد اسی سے واضح ہو جاتی ہے کہ مذکورہ دونوں حدیثوں یا دونوں واقعات کو کسی بھی محدث نے کتاب الجنائز یا باب التعزیہ میں ذکر نہیں کیا۔ علمائے اہلحدیث نے بھی جنہوں نے جنازے کے مسائل پر نہایت دقت نظر سے کتابیں لکھی ہیں اور تعزیت کے مسائل بھی لکھے ہیں، کسی میں بھی ان دونوں واقعات کا تعزیت کے باب میں اشارہ تک نہیں۔ مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ تحفۃ الاحوذی کی کتاب الجنائز (اردو) اور شیخ البانی رحمہ اللہ کی کتاب الجنائز (عربی) دیکھ لیں، آپ کو یہ نادر استدلال نہیں ملے گا۔

حضرت ام سلمہؓ کا واقعہ

تیسری حدیث جس سے موصوف نے استدلال کیا ہے، وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ ہے کہ جب ان کے شوہر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو آپ ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی۔

یہ واقعہ صحیح مسلم کے حوالے سے لکھا گیا ہے لیکن صحیح مسلم کی روایت کے الفاظ دیکھنے سے واضح ہے کہ اس کا تعلق بھی اس زیر بحث رسم تعزیت سے نہیں جو میت کی تدفین کے بعد گھر میں جمع ہو کر اہل میت سے کی جاتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں! حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ کے پاس آئے جب کہ ان کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں، آپ نے ان کو بند کیا پھر فرمایا: ''جب روح قبض کی جاتی ہے تو آنکھیں اس کا تعاقب کرتی ہیں، (گویا آنکھوں کے پھٹے ہونے کی توضیح فرمائی) آپ کی یہ بات سن کر ان کے گھر والے چیخے، (یعنی ان کو وفات کا یقین ہو گیا جس پر ان کی چیخیں نکل گئیں) پھر آپ نے فرمایا: ''تم اپنے نفسوں کے بارے میں سوائے بھلائی کے کوئی بری بات مت کرو (یعنی بین وغیرہ مت کرو، جس میں اپنے ہی بارے میں بددعائیں بھی زبان سے نکل جاتی ہیں) اس لیے کہ تم جو کہتے ہو، اس پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔

پھر آپ نے حضرت ابوسلمہؓ کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی جو مضمون میں نقل کی گئی ہے۔ (صحیح مسلم، الجنائز، حدیث: ۹۲۰)

اس واقعے پر غور فرمائیں، ابھی روح قبض ہی ہوئی ہے، لاش گھر ہی میں ہے، ابھی غسل، کفن، نماز جنازہ، تدفین سارے کام ہونے باقی ہیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں گھر کا ماحول سوگوار ہے، کہیں جذبات میں اہل خانہ غیر شرعی بین کرنا نہ شروع کر دیں اور اپنے آپ ہی پر بددعا نہ کرنے لگ جائیں۔ اس وقت آپ ﷺ نے ایک تو گھر والوں کو اپنے جذبات پر قابو رکھنے کی تلقین اور صبر وضبط کی تاکید کی۔ دوسرا، مرنے والے کے لیے مغفرت کی دعا (بغیر ہاتھ اٹھائے) فرمائی۔ اس لیے کہ دعا ہر وقت کی جا سکتی ہے۔ یہاں بھی آپ نے ضرورت محسوس کی، میت کیلئے اور مرنے والے کے پسماندگان کے لیے بھی دعا فرمائی۔ یہ تو ہے واقعے کی اصل نوعیت جو حدیث کے الفاظ سے واضح ہے۔

اس میں زیر بحث رسم تعزیت کا کوئی اشارہ بھی ہے جو تدفین کے فراغت کے بعد دریاں بچھا کر فاتحہ خوانی کے نام سے تین دن تک جاری رہتی ہے؟ کیا تدفین کے بعد آپ ﷺ نے ان کے گھر جا کر یا دیگر صحابہ نے جا کر تعزیت کی؟ حدیث میں اگر ایسا اشارہ ہوتا پھر تو موصوف کا اس حدیث یا اس واقعے سے استدلال کرنا ٹھیک ہو سکتا تھا۔ لیکن فاضل مضمون نگار کی حدیث فہمی دیکھئے، فرماتے ہیں:

باقی صفحہ 10 پر

فاتح قادیان

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اور فتنہ قادیانیت

تحریر: جناب مولانا محمد رمضان یوسف سلفی

قسط نمبر 3

مولانا امرتسریؒ قادیان میں (جنوری ۱۹۰۳ء)

مرزا کے جس قصیدے کا ابھی ہم نے ذکر کیا ہے وہ موضع مد میں قادیانیوں کی شکست فاش کی یادگار تو تھا ہی، مرزا کی آئندہ کچھ شکستوں، ذلتوں اور رسوائیوں کا بھی پیش خیمہ ثابت ہوا اور خود مرزا جی کی حکمت عملی کی وجہ سے ہوا۔ ہوا یہ کہ مرزا جی نے جب یہ قصیدہ تیار کیا تو شکست کا داغ دھلنے کے لیے اسے معجزہ قرار دے دیا اور اس کا نام قصیدہ اعجاز یہ رکھا۔ پھر مزید کچھ دعوے اور تحدیات لکھ کر اعجاز احمدی کے نام سے اسے کتابی شکل میں شائع کر دیا اور اس کتاب ''اعجاز احمدی'' کے ص: ۸۸ پر اس مضمون کا اشتہار دیا کہ ''اگر مولوی ثناء اللہ امرتسریؒ اتنی ہی ضخامت کا رسالہ اردو عربی نظم جیسا میں نے بنایا ہے پانچ روز میں بنا دے تو میں دس ہزار روپیہ اس کو انعام دوں گا۔'' اس کے جواب میں مولانا نے جو کچھ کارروائی کی وہ ان ہی کی زبانی سنیئے! لکھتے ہیں:

''میں نے ۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء کو ایک اشتہار دیا جس کا خلاصہ ۲۹ نومبر ۱۹۰۲ء کو پیسہ اخبار لاہور میں چھپا تھا کہ آپ (مرزا جی) پہلے ایک مجلس میں اس قصیدہ اعجاز یہ کو ان غلطیوں سے جو میں پیش کروں صاف کر دیں تو پھر میں آپ سے زانو بزانو بیٹھ کر عربی نویسی کروں گا۔ یہ کیا بات ہے کہ آپ گھر سے تمام زور لگا کر ایک مضمون اچھی خاصی مدت میں لکھیں اور مخاطب کو جسے آپ کی مہلت کا کوئی علم نہیں، محدود وقت کا پابند کریں۔ اگر واقعی آپ اللہ کی طرف سے ہیں اور جدھر آپ کا منہ ہے ادھر اللہ کا منہ ہے (جیسا کہ آپ کا دعویٰ ہے) تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ میدان میں طبع آزمائی نہ کریں بلکہ بقول حکیم سلطان محمود ساکن راولپنڈی۔۔۔۔۔ع

بنائی آڑ کیوں دیوار گھر کی
نکل، دیکھیں تری ہم شعر خوانی

حرم سراہی سے گولہ باری کریں۔ (الہامات مرزا ص ۹۶)

مرزا جی اور ان کی امت کے اعصاب پر مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی ہیبت اس طرح سوار تھی کہ کسی کو اس چیلنج کے جواب میں میدان کے اندر آنے کی جرأت نہ ہوئی بلکہ شیر پنجاب کی یہ گرج سن کر قادیان کے کوچہ و بازار اور در و دیوار پر سناٹا چھا گیا۔

مولانا نے اپنے اشتہار میں یہ بھی لکھا تھا کہ اگر آپ مجلس میں اغلاط نہ سنیں گے تو میں اپنے رسالہ میں ان کا ذکر کر دوں گا۔ چنانچہ مولانا نے ''الہامات مرزا'' کی اگلی اشاعتوں میں دکھلایا ہے کہ یہ قصیدہ جسے مرزا جی معجزہ قرار دے رہے ہیں، اس کے کم از کم پچاس اشعار فصاحت و بلاغت تو درکنار صحت کے درجہ سے بھی گرے ہوئے ہیں اور شدید ترین فنی عیوب اور قباحتوں کا مرقع ہیں۔ باقی رہا عربی زبان و ادب کا معاملہ تو اس لحاظ سے تو پورا کا پورا قصیدہ ہی لچر پوچ ہے۔

خیر اس طرح کی ضربیں تو مرزا سہنے کے عادی تھے ہی لیکن اس سلسلہ میں جو دوسرا واقعہ پیش آیا وہ خاصا اہم اور مؤثر تھا اور اس نے مرزا کے اعجاز و الہام کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اسی اعجاز احمدی میں ص: ۱۱ پر مرزا نے فرط جوش میں لکھ مارا کہ

''اگر یہ (مولوی ثناء اللہ) سچے ہیں تو قادیان میں آ کر کسی پیشین گوئی کو جھوٹا تو ثابت کریں اور ہر ایک پیشین گوئی کیلئے ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا اور آمدورفت کا کرایہ علیحدہ۔ (روحانی خزائن، ص: ۱۱۸، ج:۱۹) پھر ص: ۲۳ پر لکھا:

''مولوی ثناء اللہ نے (مباحثہ مد میں) کہا تھا کہ سب پیشین گوئیاں جھوٹی نکلیں، اس لئے ہم (مرزا) ان کو مدعو کرتے ہیں اور اللہ کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اس تحقیق کیلئے قادیان میں آئیں۔ یاد رہے کہ رسالہ نزول المسیح میں ڈیڑھ سو پیشگوئی میں نے لکھی ہے تو گویا جھوٹ ہونے کی حالت میں پندرہ ہزار روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب لے جائیں گے اور دربدر کی گدائی کرنے سے نجات ہوگی۔ بلکہ ہم اور پیشگوئیاں بھی معہ ثبوت ان کے سامنے پیش کر دیں گے اور اسی وعدہ کے موافق فی پیشگوئی سو روپے دیتے جاویں گے۔ اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت ہے، پس اگر میں مولوی صاحب موصوف کیلئے ایک ایک روپیہ بھی اپنے مریدوں سے لوں گا تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہو جائے گا وہ سب ان کی نذر ہوگا۔ جس حالت میں دو دو آنہ کے لیے وہ دربدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور اللہ کا قہر نازل ہے اور مُردوں کے کفن (یہ مرزا قادیانی کا سو فیصد جھوٹ ہے) اور وعظ کے پیسوں پر گزارہ ہے۔ ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو جانا ان کیلئے ایک بہشت ہے لیکن اگر میرے اس بیان کی طرف توجہ نہ کریں اور اس تحقیق کے لیے پابندی شرائط مذکورہ جس میں بشرط ثبوت تصدیق ورنہ تکذیب دونوں شرط ہیں قادیان میں نہ آئیں تو لعنت ہے اس لاف وگزاف پر جو انہوں نے موضع مد میں مباحثہ کے وقت کی اور بے حیائی سے جھوٹ بولا..... وہ انسان کتوں سے بدتر ہے جو بلاوجہ بھونکتا ہے اور وہ زندگی لعنتی ہے جو بے شرمی سے گزرتی ہے۔ (روحانی خزائن، ص: ۱۳۲، ج: ۱۹)

ان ''ارشادات عالیہ اور کلمات طیبہ'' سے مرزا کے اپنے دل کی بھڑاس تو نکل سکتی تھی لیکن اس کے مریدوں کے پائے ثبات میں جو لغزش آ چکی تھی، اسے پختگی میں بدلنے کیلئے ناگزیر تھا کہ وہ کوئی روحانی حربہ بھی استعمال کریں۔ چنانچہ انہوں نے یہی کیا اور اسی اعجاز احمدی میں ص: ۳۷ پر اس چیلنج کے سلسلہ میں مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تین پیشین گوئیاں بھی داغ دیں۔ ارشاد ہوا کہ: ''واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہونگے:

① وہ قادیان میں تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کیلئے میرے پاس ہرگز نہ آئیں گے اور سچی پیش گوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کیلئے موت ہوگی۔

② اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق سے پہلے مرجائے تو وہ ضرور پہلے مریں گے۔

③ اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر ان کی روسیاہی ثابت ہوگی۔ (روحانی خزائن: ص ۱۲۸ ج ۱۹)

اب ان تینوں پیشین گوئیوں کا حشر سنئے: نمبر سوم کے سلسلے میں مولانا نے جو چیلنج دیا اس سے مرزا جی اور ان کی پوری امت عاجز رہ کر روسیاہ ہوئی، تفصیل ابھی گزر چکی ہے۔

نمبر دوم کا جواب مولانا کی طرف سے اس کے سوا کیا ہوسکتا تھا کہ:

﴿وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَداً وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِأَیِّ أَرْضٍ تَمُوتُ﴾ (لقمان:۳۴)

کسی متنفس کو معلوم نہیں کہ کل وہ کیا کرے گا اور کون سی سرزمین میں مرے گا لیکن قدرت نے چند برس بعد خود اس کا جواب فراہم کر دیا۔ مرزا جی اس چیلنج پر مستعد ہوئے کہ کاذب، صادق سے پہلے مرجائے اور اس کے بعد مرزا جی (کاذب) اس جہان بے ثبات سے بلا حسرت و یاس گزر گئے اور مولانا امرتسری ان کے بعد چالیس سال تک ان کی امت کی سرکوبی کیلئے زندہ رہے۔

ہاں نمبر اول کا جواب بے شک مولانا کے بس میں تھا یعنی قادیان پہنچنا، چنانچہ آپ رمضان شریف (جو شروع ہو چکا تھا) گزرتے ہی ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو پیشین گوئیوں کی پڑتال کیلئے بلائے بے درماں کی طرح قادیان جا دھمکے اور ظاہر ہے کہ صرف آپ کے قادیان پہنچ جانے ہی سے مرزا کی پیشین گوئی نمبر ① بھی باطل ہوگئی۔

خیر اب سنئے کہ مولانا نے قادیان پہنچ کر کیا کارروائی کی، مولانا فرماتے ہیں:

''۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو راقم نے قادیان میں پہنچ کر مرزا جی کو مندرجہ ذیل رقعہ لکھا جو یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان

خاکسار آپ کی حسب دعوت مندرجہ اعجاز احمدی ص:۱۱ وص:۲۳ قادیان میں اس وقت حاضر ہے۔ جناب کی دعوت قبول کرنے میں آج تک رمضان شریف مانع رہا ورنہ توقف نہ ہوتا۔ میں اللہ جل شانہ کی قسم کھاتا ہوں کہ مجھے جناب سے کوئی ذاتی خصومت اور عناد نہیں۔ چونکہ آپ (بقول خود) ایک ایسے عہدۂ جلیلہ پر ممتاز و مامور ہیں جو تمام بنی نوع کی ہدایت کے لیے عموماً اور مجھ جیسے مخلصوں کے لیے خصوصاً ہے۔ اس لیے مجھے قوی امید ہے کہ آپ میری تفہیم میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں گے اور حسب وعدہ خود مجھے اجازت بخشیں گے کہ میں مجمع میں آپ کی پیشگوئیوں کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کروں۔ میں مکرر آپ کو اپنے اخلاص اور صعوبت سفر کی طرف توجہ دلا کر اسی عہدۂ جلیلہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور ہی موقع دیں۔

راقم: ابوالوفاء ثناء اللہ

۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء وقت سوا تین بجے دن کے

اس کا جواب مرزا جی کی طرف سے نہایت ہی شیریں اور مزیدار پہنچا جو مندرجہ ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ ازطرف عائذ باللہ الصمد، غلام احمد، عافاہ اللہ وایدہ

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب!

آپ کا رقعہ پہنچا اگر آپ لوگوں کی صدق دل سے یہ نیت ہو کہ اپنے شکوک وشبہات پیشگوئیوں کی نسبت یا ان کے ساتھ اور امور کی نسبت بھی جو دعویٰ سے تعلق رکھتے ہوں رفع کرا دیں تو یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی اور اگرچہ میں کئی سال ہو گئے کہ اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکا ہوں کہ میں اس گروہ مخالف کے ہرگز مباحثات نہیں کروں گا کیونکہ اس کا نتیجہ بجز گندی گالیوں اور اوباشانہ کلمات سننے کے اور کچھ ظاہر نہیں ہوا۔ مگر میں ہمیشہ حق کے شبہات دور کرنے کے لیے تیار ہوں۔ اگرچہ آپ نے اس رقعہ میں دعویٰ کر دیا ہے کہ میں طالب حق ہوں مگر مجھے تامل یہ کہ اس دعویٰ پر آپ قائم رہ سکیں چونکہ آپ لوگوں کی عادت ہے کہ ہر ایک بات کو کشاں کشاں بیہودہ اور لغو مباحثات کی طرف لے آتے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کروں گا۔ سو وہ طریق جو مباحثات سے بہت دور ہے وہ یہ کہ آپ اس مرحلہ کو صاف کرنے کیلئے اول یہ اقرار کریں کہ آپ منہاج نبوت سے باہر نہیں جائیں گے اور وہی اعتراض کریں گے کہ آنحضرت ﷺ پر یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یا حضرت یونس علیہ السلام پر عائد نہ ہوتا اور حدیث اور قرآن کی پیشین گوئیاں ..... ورنہ ہو۔ دوسری یہ شرط ہوگی کہ آپ زبانی بولنے کے ہرگز مجاز نہ ہوں گے۔ صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر دے دیں کہ میرا یہ اعتراض ہے پھر آپ کو عین مجلس میں مفصل جواب سنایا جائے گا۔ اعتراض کیلئے لمبا لکھنے کی ضرورت نہیں، ایک سطر یا دو سطر کافی ہیں۔ تیسری شرط یہ ہوگی کہ ایک دن میں صرف ایک ہی اعتراض آپ کریں گے کیونکہ آپ اطلاع دے کر نہیں آئے، چوروں کی طرح آگئے اور ہم ان دونوں بباعث کم فرصتی اور کام طبع کتاب کے تین گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں خرچ کر سکتے۔ یاد رہے کہ یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ عوام کالانعام کے روبرو آپ وعظ کی طرح لمبی گفتگو شروع کر دیں بلکہ آپ نے بالکل منہ بند رکھنا ہوگا۔ جیسے صم بکم، یہ اس لئے تاکہ گفتگو مباحثہ کے رنگ میں نہ ہو جائے۔ اول صرف ایک پیشگوئی کی نسبت سوال کریں۔ تین گھنٹہ تک میں اس کا جواب دے سکتا ہوں اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ کو متنبہ کیا جائے گا کہ ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھ کر پیش کرو۔ آپ کا کام نہیں ہوگا کہ اس کو سنا دیں۔ ہم خود پڑھ لیں گے مگر چاہیے کہ دو تین سطر سے زیادہ نہ ہو۔ اس طرز میں آپ کا کچھ حرج نہیں ہے۔ کیونکہ آپ تو شبہات دور کرانے آئے ہیں۔ یہ طریق شبہات دور کرانے کا بہت عمدہ ہے۔ میں بآواز بلند لوگوں کو سنا دوں گا کہ اس پیشگوئی کی نسبت مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔ اسی طرح تمام وساوس دور کر دیئے جائیں گے لیکن اگر یہ چاہو کہ بحث کے رنگ میں آپ کو بات کا موقع دیا جائے تو یہ ہرگز نہیں ہوگا۔ چودھویں جنوری ۱۹۰۳ء تک میں اس جگہ ہوں۔ بعد میں ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو ایک مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم جاؤں گا۔ سو اگرچہ بہت کم فرصتی ہے لیکن چودھویں جنوری ۱۹۰۳ء تک تین گھنٹہ تک آپ کیلئے خرچ کر سکتا ہوں۔ اگر آپ لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیں تو یہ ایک ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا ورنہ ہمارا اور آپ لوگوں کا آسمان پر مقدمہ ہے، خود اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے گا۔

سوچ کر دیکھ لو یہ بہتر ہوگا کہ بذریعہ تحریر جو دو سطر سے زیادہ نہ ہو۔ ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا شبہ پیش کرتے جائیں گے اور میں وہ وسوسہ دور کرتا جاؤں گا۔ ایسا صدہا آدمی آتے ہیں اور وسوسے دور کرا لیتے ہیں۔ ایک بھلے مانس شریف آدمی ضرور اس بات کو پسند کر لے گا۔ اس کو اپنے وساوس دور کرانے ہیں اور کچھ غرض نہیں۔ لیکن وہ

لوگ جو اللہ سے نہیں ڈرتے ان کی تو نیت ہی اور ہوتی ہے۔

بالآخر اس غرض کیلئے اب آپ اگر شرافت اور ایمان رکھتے ہیں قادیان سے بغیر تصفیہ کے خالی نہ جاویں۔ دو قسموں کا ذکر کرتا ہوں۔ اول چونکہ میں ''انجام آتھم'' میں اللہ تعالیٰ سے قطعی عہد کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے کوئی بحث نہیں کروں گا۔ اس وقت پھر اسی عہد کے مطابق قسم کھاتا ہوں کہ میں زبانی آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گا۔ صرف آپ کو یہ موقع دیا جائے گا کہ آپ اول ایک اعتراض جو آپ کے نزدیک سب سے زیادہ بڑا اعتراض کسی پیشگوئی پر ہو ایک سطر یا دو سطر حد تین سطر تک لکھ کر پیش کریں جس کا یہ مطلب ہو کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور منہاج نبوت کے رو سے قابل اعتراض ہے اور پھر چپ رہیں اور میں مجمع عام میں اس کا جواب دوں گا جیسا کہ مفصل لکھ چکا ہوں۔ پھر دوسرے دن اسی طرح دوسری لکھ کر پیش کریں۔ یہ تو میری طرف سے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں اس سے باہر نہیں جاؤں گا اور کوئی زبانی بات نہیں سنوں گا اور آپ کی مجال نہیں ہوگی کہ ایک کلمہ بھی زبانی بول سکیں اور آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ اگر آپ سچے دل سے آئے ہیں تو اس کے پابند ہو جائیں اور ناحق فتنہ و فساد میں عمر بسر نہ کریں۔ اب ہم دونوں میں سے ان دونوں قسموں سے جو شخص انحراف کرے گا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور اللہ کرے کہ وہ اس لعنت کا پھل بھی اپنی زندگی میں دیکھ لے۔ آمین! سو اب میں دیکھوں گا کہ آپ سنت نبوی کو ساتھ لے جاتے ہیں اور چاہیے کہ اول آپ مطابق اس عہد موکد بقسم کے آج ہی ایک اعتراض دو تین سطر کا لکھ کر بھیج دیں اور پھر وقت مقرر کر کے مسجد میں مجمع کیا جائے گا اور آپ کو بلایا جاوے گا اور عام مجمع میں آپ کے شیطانی وساوس دور کر دیئے جائیں گے۔ (مرزا غلام احمد بقلم خود (مہر)

مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''کیسی صفائی اور ہوشیاری کے ساتھ بحث سے انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ تحقیق حق کیلئے مجھے بلایا ہے جو بالکل بحث کے ہم معنیٰ لفظ ہے (ملاحظہ ہو ص: ۲۳ اعجاز احمدی) اور اب صاف منکر ہیں بلکہ مجھے ایسی خاموشی کا حکم دیتے ہیں کہ صم بکم (بہرہ گونگا) ہو کر آپ کا لیکچر سنتا جاؤں۔ یہ معلوم نہ ہوا کہ بکم یعنی گونگا ہو کر تو میں سن سکتا ہوں، صم (بہرہ) ہو کر کیا سنوں گا۔ شاید یہ بھی معجزہ ہو، خیر بہرحال اس کا جواب جو خاکسار کی طرف سے گیا وہ درج ذیل ہے:

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد

از خاکسار ثناء اللہ

بخدمت مرزا غلام احمد صاحب

آپ کا طولانی رقعہ مجھے پہنچا۔ مگر افسوس کہ جو کچھ تمام ملک کو گمان تھا وہی ظاہر ہوا۔ جناب والا! جب کہ میں آپ کی حسب دعوت مندرجہ اعجاز احمدی ص ۱۱۔۲۳ حاضر ہوا ہوں اور صاف لفظوں میں رقعہ اولیٰ میں انہی صفحوں کا حوالہ دے چکا ہوں تو پھر اتنی طول کلامی جو آپ نے کی ہے۔ بجز الصلاۃ طبیعۃ ثانیۃ کے اور کیا معنی رکھتی ہے؟

جناب من! کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آپ اعجاز احمدی کے صفحات مذکورہ پر تو اس نیاز مند کو تحقیق کے لیے بلاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ میں (خاکسار) آپ کی پیشگوئیوں کو جھوٹی ثابت کر دوں تو فی پیشگوئی مبلغ سو روپیہ انعام لوں اور اس رقعہ میں آپ مجھ کو ایک دو سطریں لکھنے کا پابند کرتے ہیں اور اپنے لیے تین گھنٹہ تجویز کرتے ہیں۔ تلک اذا قسمۃ ضیزی۔

بھلا کیا یہ تحقیق کا طریقہ ہے کہ میں تو ایک دو سطریں لکھوں اور آپ تین گھنٹے تک فرماتے جائیں۔ اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ آپ مجھے دعوت دے کر پچھتا رہے ہیں اور اپنی دعوت سے انکاری ہیں اور تحقیق سے اعراض کرتے ہیں۔ جس کی بابت آپ نے مجھے در دولت پر حاضر ہونے کی دعوت دی تھی۔ جس سے عمدہ میں امرتسر ہی میں بیٹھا ہوا کر سکتا تھا اور کر چکا ہوں مگر میں چونکہ اپنے سفر کی صعوبت برداشت کر کے بلا نیل مرام واپس جانا کسی طرح مناسب نہیں جانتا اس لیے میں آپ کی بے انصافی کو بھی قبول کرتا ہوں کہ میں دو تین سطریں ہی لکھوں گا اور آپ بلا شک تین گھنٹے تک تقریر کریں مگر اتنی اصلاح ہوگی کہ میں اپنی دو تین سطریں مجمع میں کھڑا ہو کر سناؤں گا اور ہر ایک گھنٹے کے بعد پانچ منٹ نہایت دس منٹ تک آپ کے جواب کی نسبت رائے ظاہر کروں گا اور چونکہ مجمع آپ پسند نہیں کرتے، اس لیے فریقین کے آدمی محدود ہوں گے جو پچیس پچیس سے زائد نہ ہوں گے۔ آپ میرا بلا اطلاع آنا چوروں کی طرح فرماتے ہیں۔ کیا مہمانوں کی خاطر اسی کو کہتے ہیں؟ اطلاع دینا آپ نے شرط نہیں کیا تھا علاوہ اس کے آپ کو آسمانی اطلاع ہو گئی ہوگی۔ آپ جو مضمون سنائیں گے وہ اسی وقت مجھ کو دے دیجئے گا۔ کارروائی آج ہی شروع ہو جائے۔ آپ کے جواب آنے پر میں اپنا مختصر سا سوال بھیج دوں گا باقی لعنتوں کی بابت وہی عرض ہے جو حدیث میں موجود ہے۔

۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء

مولانا لکھتے ہیں اور بالکل بجا لکھتے ہیں: ''کیسے معقول طریق سے راقم آثم (یعنی مولانا امرتسریؒ) سے اپنے وجوہات بتلائے اور کس نرمی سے مرزا جی کی پیش کردہ تجویز تھوڑی سی خفیف اصلاح کے ساتھ بعینہ منظور کر لی۔ مگر مرزا جی اور معقولیت؟ ایں خیال است و محال است و جنوں۔ چونکہ ہر ایک انسان کو اپنا علم حضوری ہے۔ مرزا جی بھی اپنا پول خوب جانتے تھے۔ اس لیے آپ ایسے رقعہ پر ایسے خفا ہوئے اور اتنی گالیاں دیں کہ کہنے سننے سے باہر۔ ہم ان کو اپنے لفظوں میں نہیں، بلکہ قاصدوں کے لفظوں میں حاشیہ پر لکھتے ہیں۔ آخر اس خفگی میں آپ نے رقعہ کا جواب بھی نہ دیا اور اپنے مصاحبوں کو حکم دے دیا کہ لکھ دو، چنانچہ وہ یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامد او مصلیا

مولوی ثناء اللہ صاحب! آپ کا رقعہ حضرت اقدس، امام الزماں، مسیح موعود، مہدی معبود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مبارک میں سنا دیا گیا۔ چونکہ مضامین اس کے عناد اور تعصب آمیز تھے جو طلب حق سے بعد المشرقین کی دوری اس سے صاف ظاہر ہوتی تھی۔ لہٰذا حضرت اقدس کی طرف سے آپ کو یہی جواب کافی ہے کہ آپ کو تحقیق حق منظور نہیں اور حضرت انجام آتھم میں اور نیز اپنے خط مرقومہ جواب سامی میں قسم کھا چکے اور اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکے ہیں کہ مباحثہ کی شان سے کوئی تقریر نہ کریں گے۔ خلاف معاہدہ الٰہی کے کوئی مامور من اللہ کیونکر کس فعل کا ارتکاب کر سکتا ہے۔ طالب حق کیلئے جو طریق حضرت اقدس نے تحریر فرمایا ہے کہ وہ کافی نہیں، لہٰذا آپ کی اصلاح جو بطرز شان مناظرہ آپ نے لکھی

ہے وہ ہرگز منظور نہیں اور یہ بھی منظور نہیں فرماتے ہیں کہ جلسہ محدود ہو۔ بلکہ فرماتے ہیں کہ کل قادیان وغیرہ کے اہل الرائے مجتمع ہوں تا کہ حق و باطل سب پر واضح ہو جائے۔ (والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ ۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء)

گواہ شدہ محمد سردار و ابوسعید عفی عنہ۔ خاکسار محمد احسن بحکم حضرت امام الزماں۔

مولانا لکھتے ہیں کہ چونکہ میرا روئے سخن خود ما بدولت سے تھا اس لئے میرا حق تھا کہ میں کسی ماتحت کی تحریر نہ لیتا۔ مگر اس خیال سے کہ پبلک کو مرزا جی کے فرار کا نشان بتلایا جائے، میں نے رقعہ مرقومہ قول کرلیا۔

ان حضرات مرسلین رقعہ و گواہان پر افسوس نہیں بلکہ افسوس ان لوگوں پر ہے جو ایسے لوگوں کو دراز ریش دیکھ کر عالم یا مولوی سمجھ لیتے ہیں جن کو یہ بھی خبر نہیں کہ مناظرہ اور تحقیق ایک ہی چیز ہے اور صفحہ ۲۳ اعجاز احمدی پر مجھ کو تحقیق کیلئے بلا رہے ہیں۔ پس تحقیق حق کیلئے بلا کر مناظرہ سے انکار کرنا صریح انکار بعد از اقرار کا مصداق ہے۔ مرزا جی! اقرار کے بعد انکار معتبر نہیں ہوسکتا۔ (دیکھو: اعجاز احمدی ص:۳۰)

یہ واقعہ موجودہ حالات میں جیسا کچھ بھی معلوم ہوتا ہو مگر اس وقت بڑے دور رس اثرات و نتائج کا حامل ہوا۔ مرزا پہلے تو اپنے عربی قصیدہ کو معجزہ قرار دے کر دندناتے پھر رہے تھے پھر مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پیشین گوئی کر کے بڑے ولولے اور ہمہمے کے ساتھ اپنے قصر نبوت کی تعمیر بھی کرنے لگے تھے اور اپنی ان واہی تباہی ڈینگوں سے اینٹ اور گارے کا کام لے رہے تھے۔ سارے ملک کی نگاہیں مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ پر لگی ہوئی تھیں۔ مولانا کے قادیان پہنچ جانے سے مرزا جی کے سارے اینٹ اور گارے بکھر گئے اور ان کا عالیشان قصر نبوت بتاشے کی طرح بیٹھ گیا۔ ظاہر ہے کہ مرزا ان معاملات کو منظر عام پر لانے سے روک نہیں سکتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی خرافات نے ارتداد کیلئے جو فضا ہموار کر رکھی تھی وہ یکسر بدل گئی اور خود ان کے مریدوں کی بھی آنکھیں کھل گئیں۔ چنانچہ جن کی طبیعتوں میں سلامتی تھی وہ قادیانیت سے تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔ اس طرح کا ایک خط الہامات مرزا طبع سوم کے آخر صفحہ پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

مسلسل ضربیں (۱۹۰۳ء تا ۱۹۰۷ء)

اسی سال (۱۹۰۳ء) کے ماہ نومبر میں مولانا نے ہفتہ روزہ اہل حدیث کا اجراء فرمایا جو مرزا اور ان کی امت کیلئے بلائے بے درماں ثابت ہوا۔ کیونکہ اس ہفت روزہ کا ایک ایک حصہ جہاں آریوں، عیسائیوں اور دیگر دشمنان اسلام کے حملوں کے دفاع کیلئے مخصوص تھا، وہیں اس کا ایک حصہ قادیانیت کی تردید کیلئے بھی وقف تھا۔ ہفتہ بھر میں جو کچھ قادیانیوں کی طرف سے ظہور پذیر ہوتا اس کی قلعی کھولی جاتی تھی۔ اس سلسلے میں اہل اسلام کو زبردست فائدہ پہنچا۔ خصوصاً ۱۹۰۴ء کے طاعون کے سلسلہ میں مرزا قادیانی اور ان کی امت کے تمام پھندے اس طرح چاک ہوئے کہ وہ اپنی ساری تگ و دو اور حرفت بازیوں کے باوجود کوئی قابل ذکر کامیابی حاصل نہ کر سکے۔ اس طرح ہر ہفتہ کی مسلسل ضربوں نے مرزا کا قافیہ اس حد تک تنگ کیا کہ ہفت روزہ کے اجراء کے صرف ۳ سال ۵ ماہ بعد وہ اپنا اور مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کا مقدمہ لے کر اللہ کی عدالت میں جا پہنچے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے استغاثہ کے ساڑھے تیرہ ماہ بعد ایسا فیصلہ کیا جسے اہل اسلام اور قادیانیوں کی جنگ کی تاریخ کا ''یوم الفرقان'' کہنا صحیح ہوگا۔ اس کی روئیداد اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیے۔..... (جاری)

✦✦✦✦✦

تبصرہ کتب

نام کتاب: فضائل صحابہ کرام (حصہ اول)

مصنف: محمد اقبال کیلانی صفحات: 288 قیمت: درج نہیں

ناشر: حدیث پبلیکیشنز ۲ شیش محل روڈ لاہور تبصرہ نگار: میاں عبداللہ بخش

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اگر نہ ہوتے تو شاید اس دنیا میں اسلام آج اصل حالت میں نہ ہوتا۔ صحابہ کرام وہ عظیم برگزیدہ ہستیاں ہیں جنہوں نے آقا دو جہاں محمد رسول اللہ ﷺ کی آواز پر لبیک کہا۔ اسلام قبول کرنے کی پاداش میں انہیں دہکتے کوئلوں پر لٹایا گیا، ان کا بائیکاٹ ہوا، انہیں ہجرت پر مجبور کیا گیا اور ان پر عرصۂ حیات تنگ کرنے کے تمام شیطانی ہتھکنڈے اختیار کئے گئے مگر ان کے ایمان میں کوئی لحظہ بھر گراوٹ نہ آئی۔ انہوں نے نبی رحمت ﷺ سے کئے عہد کو تلواروں کی چھاؤں میں نبھایا۔ بدر و احد اور فتح مکہ تک صحابہ کرام آپ ﷺ کے دست و بازو رہے۔ اس لیے قرآن حکیم میں فرمایا گیا کہ اللہ ان سے راضی ہوگیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص احد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کر دے تو وہ صحابہ کے ایک مُد یا آدھے مُد جَو کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔ یہ وہ ہستیاں ہیں جن کے لیے صادق والمصدوق رحمت عالمؐ کی زبان مبارک سے جنت کی خوشخبریاں جاری ہوئی تھیں۔ مولانا محمد اقبال کیلانی جنہوں نے اس سے قبل توحید و سنت، درود شریف، دعا، جنازہ اور لباس کے مسائل جیسی کتب ترتیب دی ہیں اب انہوں نے صحابہ کرام کے فضائل، مقام و شان سے اہل اسلام کو روشناس کرایا ہے۔ مذکورہ کتاب حدیث پبلیکیشنز شیش محل روڈ سمیت اردو بازار لاہور سے دستیاب ہے۔ صحابہ کی فضیلت جاننے کیلئے اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

☆☆☆☆☆

نام کتاب: آیت الکرسی کے فضائل وتفسیر مصنف: پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

صفحات: 267 کیفیت: مجلد قیمت: 400 ناشر: دارالنور، اسلام آباد

نوع انسانی کی رہنمائی کے لئے روز اول تا بعثت صادق و امین نبی رحمۃ للعالمین سیدنا محمد مجتبیٰ ﷺ تک صحائف و کتب کے نزول کا سلسلہ جاری رہا۔ ان سب میں سے عظمت والی کتاب قرآن حکیم ہے۔ یہ شاہ کلید دلوں پر جمے زنگ کو اتار کر سرکشوں کو مطیع اور جاہلوں کو عالم و اولیاء بناتی ہے۔ قرون اولیٰ وسطیٰ کے مسلمانوں نے قرآن کو سمجھا اور پھر اس پر عمل پیرا ہوئے تو وہ تملك العرب والعجم کی صفات سے متصف ہوئے۔ زمانے میں عزت و تکریم ملی اور آخرت میں فوز و نجات نے ان کی قدم بوسی کی۔ آج ہم جس قدر قرآن سے دور ہوئے تو رب ذوالجلال کی رحمت سے بھی دور ہوئے۔ دلوں پر دنیا پرستی کی میل جم گئی۔ محترم مصنف نے کلمہ گو مسلمانوں کا قرآن سے ربط و ضبط مضبوط کرنے کیلئے آیۃ الکرسی کے فضائل و تفسیر پیش کی ہے۔ اس آیت کے سیکھنے سکھانے، تلاوت و تدبر کرنے، اس کے مطابق زندگی کے نقوش کو ترتیب دینے سے علیم و حلیم رب کا قرب نصیب ہوتا ہے۔

محترم مصنف نے کتاب کی تیاری میں جن باتوں کو خصوصی اہمیت دی وہ فضائل میں ثابت شدہ احادیث کو اختیار کرنا ہے۔ اسی طرح تفسیر کے دوران اساس اور بنیادی مراجع قرآن و سنت ہی رہا ہے لیکن متقدمین و متاخرین علماء کی تفاسیر سے استفادہ بھی کیا ہے۔ آیت الکرسی کی تفسیر کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر حصے میں ضمنی عنوانات بات کو سمجھانے میں مفید ثابت ہوئے ہیں۔

مذکورہ کتاب خوبصورت ٹائٹل اور مضبوط جلد میں محفوظ ہوگئی ہے۔ عمدہ کاغذ اور مہنگائی کے دور میں قیمت بھی مناسب ہے۔ یہ کتاب دارالنور کے علاوہ مکتبہ قدوسیہ رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، مکتبہ بیت السلام ریاض سے بھی دستیاب ہے۔

طب و صحت

موسم بہار کے امراض

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

موسم سرما اختتام پذیر ہونے کے بعد موسم بہار پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔ یہ موسم ہمارے ہاں مارچ اپریل میں ہوتا ہے۔ دن اور رات برابر ہیں۔ ہر سو پھولوں کی مہک ہے۔ باغوں میں چہل پہل نظر آتی ہے اور ایک عجب خوش گواری کا احساس ہوتا ہے۔ مگر اس کے باوجود بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے لیے موسم تبدیل ہونے کے ایام اور خصوصاً موسم بہار بڑا اذیت ناک ہوتا ہے۔ الرجک دمے کے مریض ایسے ہی لوگوں میں شامل ہیں۔

دنیا میں اس وقت ایک سے ڈیڑھ کروڑ افراد دمہ جیسے موذی امراض کا شکار ہیں اور ان کی تعداد میں آئے دن اضافہ ہو رہا ہے۔ مگر جن لوگوں کو الرجک دمہ ہے ان کے لیے یہ خوش گوار موسم ناخوشگواری کا پیغام لیے آتا ہے۔ کیونکہ بہار کے ایام ان کے لیے وبال بن جاتے ہیں، سانس لیتے وقت شدید مشکل پیش آتی ہے۔ دم گھٹتا ہے اور سینے میں جکڑن محسوس ہوتی ہے۔ کبھی کھانسی ہوتی ہے اور زور لگا کر سانس خارج کرنا پڑتا ہے۔ جوں جوں موسم بہار ختم ہوتا اور گرمی اپنا اثر دکھانا شروع کرتی ہے ایسے ایسے لوگوں کی طبیعت بحال ہوتی جاتی ہے۔

الرجک دمہ: الرجک دمہ ہر عمر کے افراد کو ہو سکتا ہے، الرجک دمہ کسی خاص چیز کی الرجی سے ہوتا ہے۔ جس چیز سے الرجی ہو کر دمہ ہوتا ہے اسے حساسیہ یا الرجن (Allergen) کہتے ہیں۔ مثلاً گائے کا گوشت، دودھ، چاول وغیرہ کیونکہ بعض افراد کو ان کے باعث الرجک دمہ ہو جاتا ہے۔ دودھ پیتے بچے کو گھر کے اندر کی اشیاء سے الرجی ہو جاتی ہے۔ مثلاً بستر، دریوں، قالین، صوفوں کے گردوغبار، جانوروں کے پر وغیرہ۔ اسی طرح سرد ہوا، خشک موسم، ماحولیاتی اور فضائی آلودگی، فضا میں دھویں، گیسوں اور مرطوب آب و ہوا سے بھی حساس افراد کو الرجک دمہ ہو جاتا ہے۔

موسم بہار میں الرجک دمہ: موسم بہار میں پھولوں، گھاس اور پودوں کا زیرہ فضا میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ باریک ذرے (بیرونی مادے) سانس کے ذریعے سے پھیپھڑوں میں پہنچ کر سوزش اور ورم پیدا کرتے ہیں جس سے سانس کی نالیاں تنگ ہونے سے سانس گزرنے میں دقت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ موسم کا سرد خشک ہونا بھی اس کا سبب بن جاتا ہے۔ اس طرح سے بیرونی مادوں سے ہونے والے دمے کو الرجک دمہ کہتے ہیں، جو موسم بہار ختم ہونے اور فضا کے صاف ہونے سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔

احتیاطی تدابیر: صبح نماز فجر کے بعد کھلے میدان میں آدھے گھنٹے تک لمبے لمبے سانس لیجئے۔ گھر کی صفائی پر خصوصی توجہ دیں، گردوغبار سے محفوظ رہیں، کھٹی تیل والی اشیاء سے احتیاط کریں۔ مقوی غذاؤں کا استعمال زیادہ کریں۔

دوائی تدبیر: شہید پاکستان حکیم حافظ محمد سعیدؒ نے کافی مریضوں کو یہ نسخہ تجویز کیا اور راقم نے بھی اسے معمول مطب بنا رکھا ہے، یہ کافی مؤثر ثابت ہوتا ہے:

تخم میتھی (میتھی دانے) چھ گرام، خولنجان چھ گرام، برگ تلسی چھ گرام، تینوں چیزیں آدھے گلاس پانی میں جوش دے کر چھان کر نہار منہ پندرہ یوم پی لیں۔

خط و کتابت کا پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی مطب ہمدرد سکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور 042-35419788

مؤرخ اہل حدیث حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب کا مکتوب گرامی!

مکرمی ومحترمی بشیر انصاری صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

اخبار ''اہل حدیث'' کا تازہ شمارہ (28 مارچ تا 3 اپریل 2014ء) ملا۔ اس میں پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی صاحب کا مضمون بہ عنوان ''مشکوٰۃ المصابیح'' کے شروح وتراجم پڑھا، بہت اچھا مضمون ہے، لیکن صفحہ ۱۸ کے کالم نمبر ایک میں ''مولانا عبدالاوّل بن امام عبداللہ غزنوی'' لکھا گیا ہے جو صحیح نہیں۔ صحیح یہ ہے: مولانا عبدالاوّل بن مولانا محمد بن مولانا عبداللہ غزنوی۔ یعنی مولانا عبدالاوّل غزنوی، حضرت مولانا عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے نہیں، پوتے ہیں۔

عزیزی القدر پروفیسر سعید مجتبیٰ ماشاءاللہ بہت اچھا لکھتے ہیں۔ ان کے ہر مضمون سے قاری کو بہت سی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ میرے مرحوم دوست مولانا عبدالعزیز سعیدی کے فرزند گرامی ہیں، مجھے ان کی تحریر پڑھ کر بے حد مسرت ہوتی ہے اور ان کے والد کا سراپا ذہن میں آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عزیز کی عمر دراز کرے اور یہ ہمیشہ کتاب وسنت کی خدمت میں مشغول رہیں اور ان کے والد کو جنت الفردوس میں داخل فرمائے۔ آمین!

اخلاص کیش

محمد اسحاق بھٹی

042-37143677, 0301-4768918

(26 مارچ 2014ء)

مولانا عبدالرشید حجازی کو صدمہ..... والد محترم انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

لاہور 2 اپریل 2014ء: جماعتی حلقوں میں یہ خبر بڑے حزن وملال کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع فیصل آباد کے امیر مولانا عبدالرشید حجازی کے والد محترم الحاج چودھری بشیر احمد گجر تقریباً 80 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی نماز جنازہ آج بعد نماز عصر ان کے آبائی گاؤں بمبو چک نمبر 171 فیصل آباد میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں علماء کرام، سیاسی رہنما، کارکن طلبہ اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین! ادارہ مرحوم کی مغفرت تامہ کے لئے دعا گو اور لواحقین کے غم میں شریک ہیں۔

محترم حجازی صاحب کا رابطہ نمبر: 0321-7664196

سالانہ تقریب بخاری شریف

مرکزی جمعیۃ اہل حدیث ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام مرکز ام القریٰ للدراسات الاسلامیہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں بتاریخ 25-26 اپریل 2014ء بروز جمعہ ہفتہ سالانہ تقریب بخاری شریف منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں جید علماء کرام خطابات فرمائیں گے۔ 25 اپریل کا خطبہ جمعۃ المبارک حضرت مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ آف فیصل آباد ارشاد فرمائیں گے۔

منجانب:۔ حاجی امان اللہ مجاہد مدیر مرکز ہذا

درس قرآن مجید

9 اپریل بروز منگل بعد نماز مغرب جامع مسجد بیت المکرم سکیم نمبر 1 رانا ٹاؤن ضلع شیخوپورہ میں مولانا محمد عبداللہ نثار خطاب فرمائیں گے۔

منجانب: (مولانا) محمد یحییٰ یزدانی 0300-4891054

بیداری ملت اہلحدیث کانفرنس..... وقت کی پکار

تحریر: جناب عبدالرحمان عظیم

مرکزی جمعیت اہلحدیث پنجاب نے ''بیداری ملت'' کا نقارہ بجایا تو سب سے پہلے جن مقامی جماعتوں نے اس نقارے کی آواز میں اپنی آواز ملائی ان میں مرکزی جمعیت اہلحدیث گوجرانوالہ سٹی بھی شامل ہے۔ پنجاب کابینہ کے اجلاس میں ''بیداری ملت اہلحدیث کانفرنس'' کے نام سے ڈویژنل کانفرنسز کا فیصلہ ہوا تو امیر سٹی حضرت پروفیسر قاری سعید کلیروی نے شہری جمعیت کی طرف سے ڈویژنل کانفرنس کی میزبانی کی خواہش کا اظہار کیا، اس کیلئے یقیناً انہیں خطیب اسلام مولانا محمد صادق عتیق اور صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف سمیت اپنے رفقاء شہر کی معاونت ومشاورت حاصل تھی۔

باہمی مشاورت اور مسلسل رابطوں کے بعد بالآخر 10 اپریل کی تاریخ اور گوجرانوالہ کے منی سٹیڈیم میں یہ کانفرنس کرنے کا فیصلہ ہوا۔ اس سلسلے میں اب تک گوجرانوالہ کے دفتر میں ایک ڈویژنل اجلاس اور کئی ایک شہری کابینہ وحلقہ جات کے ذمہ داران کی میٹنگز ہو چکی ہیں۔ امید ہے کہ یہ کانفرنس گوجرانوالہ کی تاریخ کی اہم ترین اور کامیاب ترین کانفرنسوں میں شمار کی جائے گی۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے قائدین بطل حریت مولانا سید داود غزنویؒ، مفکر اسلام مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ، محدث عرب وعجم حضرت حافظ محمد محدث گوندلویؒ، محدث دیار سندھ حضرت سید بدیع الدین شاہ راشدیؒ، مفسر قرآن مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ، شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہؒ، استاذ العلماء مولانا معین الدین لکھویؒ، شہید قرآن وسنت حضرت یزدانی وشہید ملت حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپوریؒ، مناظر اسلام مولانا حافظ محمد عبداللہ شیخوپوریؒ، فخر یوتھ فورس محمد خان نجیب شہیدؒ اور دیگر اسلاف صالحین کی محنتوں کا ہی نتیجہ ہے کہ آج مرکزی جمعیت اہلحدیث مرکز سے لیکر تھانے کی سطح تک منظم، مربوط اور موجود جماعت ہے۔ قائد اہلحدیث علامہ پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے علامہ شہیدؒ کی تحریک کو ایک تنظیم میں تبدیل کر دیا، وہ جو بکھرے ہوئے تھے انہیں ایک لڑی میں پرو دیا اور آج ملک بھر میں مرکزی جمعیت اہلحدیث کی حیثیت اور اس کی عظمت کا میاں نواز شریف سے لیکر مولانا فضل الرحمان تک ہر کوئی معترف ہے۔ حضرت الامیر اور حضرت ڈاکٹر حافظ عبدالکریم پر اللہ کا یہ بھی فضل ہے کہ انہیں پنجاب میں جماعت کو منظم، متحرک اور فعال کرنے کیلئے پروفیسر حافظ عبدالستار حامد جیسے مفکر، مولانا محمد نعیم بٹ جیسے دلیر اور مخلص اور میاں محمود عباس جیسے اخلاص کے پیکر رفقاء کی معاونت میسر ہے۔ پنجاب کے ان قائدین نے حقیقی معنوں میں اپنی قیادت کے اعتماد پر پورا اتر کر ثابت کر دیا ہے کہ قائد اہلحدیث علامہ ساجد میر دور بین ودور اندیش قائد ہیں۔ اور گوجرانوالہ میں احباب جماعت کی خوش بختی ہے کہ یہاں حضرت مولانا محمد صادق عتیق جیسے ایثار پیشہ لوگ، استاذ الاساتذہ حضرت الشیخ پروفیسر سعید کلیروی جیسے جبل علم وعمل اور جگر گوشہ شیخ الحدیث صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف جیسے قربانیوں کے پیکر راہنمائی کو ملے۔

بیداری ملت اہلحدیث کانفرنس کے مقاصد میں پاکستان کے باسیوں کو اسلامی نظام کی برکات سے آگاہ کرنا اور انہیں ذہنی طور پر نفاذ اسلام کیلئے تیار کرنا، دہشت گردی میں پسی ہوئی قوم کیلئے امن و امان کا پیغام دینا، وفرقہ واریت کے خلاف قرآن وسنت کی بنیاد پر اتحاد کی دعوت دینا، کفار کی عسکری وتہذیبی یلغار کے خلاف قوم کو متحد کرنا اور وطن عزیز کی نظریاتی وجغرافیائی سرحدوں کے حفاظت کیلئے جہد مسلسل کا عزم شامل ہے، ان مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم اس کانفرنس کی دعوت لیکر اپنے ہر ملنے والے کی خدمت میں پہنچیں، اپنی مسجد کے ہر نمازی کو اس کا پیغام پہنچائیں، اپنے عزیز واقارب کو خصوصی دعوت دیں کہ وہ بھی تشریف لائیں۔ اگر آپ خطیب ہیں تو خود ورنہ اپنے خطیب صاحب سے کہہ کر اپنی مسجد کے ہر جمعہ کے خطبہ، ہر نماز اور ہر درس میں اس کانفرنس کا اعلان کریں۔ اپنی طرف سے کچھ سٹیکرز، بینرز یا سٹمرز چھپوائیں تا کہ ہر اہلحدیث کو اس کانفرنس میں شرکت کا احساس پیدا ہو۔ ہر روز ٹی وی چینلز پر بیٹھے خود ساختہ ''مفکرین'' قوم کو یہ بھاشن دیتے سنائی دیتے ہیں کہ پاکستان کے باسی اسلامی نظام نہیں چاہتے انہیں یہ باور کروانے کیلئے بھی کہ اسلام کے دیوانے اور اسلام کے بیٹے اسلام کے سوا یہاں کوئی نظام چاہتے ہی نہیں اس کانفرنس میں ہر اہل اسلام کی حاضری ضروری ہے۔

قارئین کرام! گوجرانوالہ شہر جید واکابر علماء کا شہر ہے قائدین جمعیت کی جولانگاہ ہے، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے تمام قائدین کا تعلق کسی نہ کسی طرح گوجرانوالہ سے رہا ہے یا وہ یہاں کے باسی رہے ہیں یا کسی ادارے میں زانوئے تلمذ طے کرتے رہے ہیں، پورے ملک میں ہی نہیں دنیا بھر میں اسی شہر کے جامعات سے کسب فیض کرنے والے قرآن وسنت کی روشنی سے لوگوں کے قلوب و اذہان کو منور کر رہے ہیں، دنیا بھر میں گوجرانوالہ اہلحدیث کے شہر کے نام سے معروف ہے، آج وقت آ گیا ہے کہ اس بات کو ثابت کر دیا جائے کہ واقعی گوجرانوالہ اہلحدیث کا مرکز ہے۔

منزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل..... خیرات میں جبہ ودستار نہیں ملتے

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے زیر اہتمام 10 اپریل کو منی سٹیڈیم گوجرانوالہ میں منعقد ہونے والی عظیم الشان کانفرنس کے رابطوں کا سلسلہ جاری ہے۔ جہاں مرکزی جمعیت اہل حدیث ڈویژن گوجرانوالہ کے ذمہ داران وکارکنان اس کانفرنس کو مثالی اور تاریخی بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔ وہاں اہل حدیث یوتھ فورس کے ذمہ داران وکارکنان بھی کسی سے پیچھے نہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو باحسن طریق انجام دے رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں مرکزی جامع مسجد اہل حدیث راہوالی میں اہل حدیث یوتھ فورس گوجرانوالہ ڈویژن کا اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں ڈویژن گوجرانوالہ سے منسلک تمام اضلاع کے صدور، سیکرٹریز نشر واشاعت نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں جناب حافظ محمد عمران تبسم اور جناب نعمت اللہ ظفر اس اجلاس میں خصوصی طور پر شریک ہوئے۔ اجلاس کے مہمانِ خصوصی سینئر نائب ناظم اعلیٰ جناب مولانا محمد نعیم بٹ اور امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد تھے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جناب مولانا محمد نعیم بٹ نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ایک سایہ ہے اور اہل حدیث یوتھ فورس اس کا سرمایہ۔ سرمایہ کیلئے سایہ نہ ہو تو سرمایہ کے لیے خطرات لاحق ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا نوجوانو! علامہ شہیدؒ نے تمہارے سینوں پر جو مونو لگایا اس پر لکھا ہے ''وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ'' اس کا تم نے حق ادا کرنا ہے۔

کسی سرنگوں ٹہنی پہ سجا لیں گے چار تنگے
نہ بلند شاخ ہو گی نہ گرے گا آشیانہ

بلکہ ہم وہ ہیں جن کو اسلاف سمجھا گئے

نشیمن پہ نشیمن اس قدر تعمیر کرتا جا
کہ بجلی گرتے گرتے آپ خود بیزار ہو جائے

پنجاب کے امیر جناب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے کہا کہ ہمیں اہل حدیث یوتھ فورس کے نوجوانوں پر فخر ہے۔ یہ علامہ شہید کا لگایا ہوا پودا ہے جو آج ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ اہل حدیث یوتھ فورس جماعت کا ہراول دستہ ہے، ایک ذیلی ونگ ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کو باحسن طریق پورا کیا ہے۔

حافظ محمد عمران تبسم نے اپنی گفتگو میں ڈویژنل کانفرنس کی مکمل سکیورٹی A.Y.F کے حوالے سے کہا کہ ان شاء اللہ کانفرنس کی سکیورٹی کو مکمل فول پروف بنایا جائے گا اور اس میں کوئی کسر نہ چھوڑی جائے گی۔ نعمت اللہ ظفر نے اس کانفرنس کی کامیابی کے لیے مختلف تجاویز دیں جنہیں

اخبار الجماعۃ

اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ برمنگھم کے وفد کا دورۂ تھر

اہل پاکستان زلزلہ کی تباہیوں سے دوچار ہوں، خوفناک سیلاب کا سامنا ہو۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مکانوں کی تعمیر، راشن کی تقسیم، مساجد کی تعمیر اور طبی امداد کا اہتمام کرتی ہے۔ اسی طرح اس کی برادر تنظیم مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کا ادارہ اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ برمنگھم متاثرین کے لئے امدادی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتا ہے۔ اب کے علاقہ تھر (سندھ) میں قحط اور خشک سالی کی وجہ سے سیکڑوں بچے موت کی آغوش میں چلے گئے اور ہزاروں لوگ نقل مکانی پر مجبور ہو گئے۔ چنانچہ مولانا محمد ابراہیم میر پوری چیئرمین اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ متاثرین کو امدادی سامان پہنچانے کے لئے کراچی پہنچے۔ جہاں انہوں نے مفتی محمد یوسف قصوری امیر سندھ سے میٹنگ کی۔ اس موقعہ پر مولانا خلیل الرحمٰن جاوید سینئر نائب ناظم اعلیٰ سندھ و دیگر احباب بھی موجود تھے۔ چنانچہ مشورہ کے بعد مولانا میر پوری تھر روانہ ہو گئے۔ اس وفد میں حماد نذیر صاحب برمنگھم، لاہور سے حاجی عبدالرشید اور کوئٹہ سے نجیب اللہ اور A.Y.F سندھ کے صدر بھی شامل تھے۔ نوکوٹ میں امیر ضلع تھر مولانا محمد حسن سموں اور دیگر ذمہ داران نے وفد کا خیر مقدم کیا۔ اس وفد نے 17-18 مارچ کو یہاں قیام کیا۔ چنانچہ مورو کے مقام پر چار صد خاندانوں میں خوراک کے پیکٹ تقسیم کئے گئے، یہ امداد کی پہلی کھیپ تھی۔ ٹرسٹ کے زیر اہتمام وہاں الہدیٰ موبائل ڈسپنسری بھی قائم کی گئی، سیکڑوں مریضوں کا علاج ہو رہا ہے۔ یہ ڈسپنسری مولانا محمد حسن سموں کی نگرانی میں جاری رہے گی۔ ان شاء اللہ

25 مارچ کو مولانا محمد ابراہیم میر پوری کی صدارت اور علامہ عبدالعزیز حنیف کی نگرانی میں اسلام آباد میں میٹنگ ہوئی۔ سید عتیق الرحمٰن شاہ امیر ضلع راولپنڈی، مولانا محمد صدیق خطیب بالاکوٹ اور قاری محمد اعظم عارف خطیب میر پور بھی اجلاس میں شریک تھے۔ اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ آزاد کشمیر میں تبلیغی سرگرمیوں کو مضبوط اور مربوط بنانے کے ساتھ ساتھ اکابرین جمعیت اور ذمہ داران یوتھ فورس سے رابطہ قائم کیا جائے۔ چنانچہ شرکاء اجلاس اس وفد میں شامل ہونگے۔ پروگرام اس طرح ہے۔ 4 اپریل کا خطبہ جمعہ اسلام آباد میں مولانا میر پور پڑھائیں گے۔ پھر یہ وفد 5 اپریل کو مظفر آباد 6 اپریل وادی نیلم، 7 اپریل باغ، 8 اپریل ضلع پونچھ پہنچے گا۔ 9 اپریل کو میر پور میں دروس قرآن پاک ہونگے نیز ذمہ داران جمعیت اور احباب جماعت سے ملاقاتیں ہونگی۔

تجربہ کار استاذ کے خواہش مند

شادی شدہ نوجوان خوش الحان حافظ قرآن فاضل سبع عشرہ ایف۔اے، فاضل وفاق المدارس، دس سالہ تجربہ رکھنے والے قاری صاحب موجود ہیں۔ شعبہ حفظ کے لئے رابطہ کریں۔

حافظ مشتاق احمد رئیس جامعہ دارالسلام ڈھولن ہٹھاڑ ضلع قصور

0300-6570889, 0306-6829499

مسیحی نوجوان نے اسلام قبول کرلیا

مسیحی نوجوان اعظم نے حافظ محمد ایوب خالد سابق ضلعی ناظم، رئیس جامعہ عمر بن الخطاب منڈی جھبراں کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ دین محمدی سے متاثر ہو کر 3 سال قبل محمد اعظم کے بڑے بھائی محمد عثمان نے بھی اللہ کی وحدانیت اور سیرت محمدی سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرلیا تھا۔ اس موقع پر سماجی و سیاسی حلقوں سمیت دارالعلوم رحمانیہ کی انتظامیہ اساتذہ اور طلباء نے بھی مبارکباد دی۔

منجانب: صاحبزادہ شاہد محمود سعیدی، خادم دارالعلوم رحمانیہ و جامعہ رحمانیہ للبنات لاری اڈا فاروق آباد

پہلا تبلیغی پروگرام

زیر اہتمام مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل رحیم یار خان

بمقام جامع مسجد فاطمہ اہلحدیث اسلامیہ کالونی رحیم یار خاں

مورخہ 17 فروری 2014ء بروز سوموار بعد نماز مغرب تارات گئے پیغام مصطفیٰ ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔

خطابات: شیر اسلام مولانا منظور احمد، حافظ ابوبکر سلطان یزدانی، مولانا عبدالغنی ثاقب امیر ضلع مظفر گڑھ، مولانا ساجد منیر خطیب P/103، مولانا اشتیاق ربانی، مولانا یوسف محمدی، مولانا عبدالاکبر عباسی۔ کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔

☆ دوسرا پروگرام محبت رسول ﷺ کانفرنس، زیر اہتمام مرکزی جمعیت اہلحدیث رحیم یار خاں

بمقام: مرکزی جامع مسجد مبارک اہلحدیث مسلم بازار سٹی رحیم یار خان، مورخہ 18 فروری 2014ء بروز منگل بعد نماز مغرب تارات گئے۔ زیر صدارت: مولانا حافظ محمد اسلم حنیف،

مہمان گرامی: خواجہ بشیر احمد، چوہدری محمد یاسر، طاہر پیر۔

خطاب: حضرت مولانا منظور احمد، مولانا قاری عبدالغنی ثاقب، مولانا قاری محمد سعید امیر تحصیل صادق آباد، مولانا مفتی عبداللطیف بہاولپور، مولانا عبدالحق حقانی آف گوجرہ نے خطابات فرمائے۔ کانفرنس حاضری، تقاریر اور انتظامات کے اعتبار سے کامیاب رہی۔ سامعین کی کھانے سے ضیافت کی گئی۔

منجانب:۔ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خان

فکر آخرت پر تبلیغی پروگرام

مرکزی جمعیت اہل حدیث بدھانیکے کے زیر اہتمام فکر آخرت تبلیغی پروگرام بمقام مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد اہلحدیث بدھائی کے تحصیل چونیاں ضلع قصور بتاریخ 12 اپریل بروز ہفتہ بعد نماز عشاء

مقررین:۔ قاری رضاء اللہ صابر خوشاب اور مولانا عبدالرشید راشد کھڈیاں خطاب فرمائیں گے۔

الداعی الی الخیر:۔ قاری عبدالوحید کوکب نائب ناظم تحصیل چونیاں

شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ مجاہد کا انتقال پر ملال

شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ مجاہد (آف کھچی والا فورٹ عباس) 25 فروری 2014ء بروز منگل انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ 1969ء میں کھچی والا آئے اور یہاں تبلیغ پھر بچوں کی تعلیم کا اہتمام کیا۔ آپ جامعہ تعلیم الاسلام للبنات کھچی والا کے شیخ الحدیث تھے، نماز جنازہ یہاں ہائی سکول کی گراؤنڈ میں پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب نے شام پانچ بجے پڑھائی۔ جنازہ میں علماء کرام، کارکن اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ شرکاء نے بادیدہ نم مرحوم کو رحمت باری کے سپرد کر دیا۔ اللہ پاک انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین! (ادارہ)

دعائے مغفرت

محترم قاری نذیر احمد چوہان نائب امیر شہر ساہیوال کے برادر نسبتی جناب محمد نواز (چک نمبر 33 فیصل آباد) مختصر علالت کے بعد دوبئی میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت نیک سیرت، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور جماعت و مسلک کا درد دل رکھنے والے انسان تھے۔ دوبئی میں ہی ان کی تجہیز و تکفین عمل میں آئی۔ جملہ احباب جماعت مرحوم کی مغفرت تامہ اور بلندی درجات کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

دعائے مغفرت

جامع مسجد محمدی اہل حدیث فیروز وٹواں کے مؤذن بابا جی عبدالرشید وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تلاوت کلام پاک کرنے والی شخصیت تھے۔ ان کی وفات سے ہم ایک مشفق بزرگ سے محروم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں کو معاف فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحیم اشرف امیر فیروز وٹواں (شیخوپورہ)

محمد جعفر کھرل کو صدمہ

28 مارچ کو مرکزی جمعیت اہل حدیث فیروز وٹواں کے مخلص کارکن محمد جعفر کھرل کی جواں سال بھتیجی وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ محمد جعفر کھرل کو صبر اور مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث فیروز وٹواں ان کے غم میں برابر کی شریک ہے۔

دعا گو:۔ اراکین مرکزی جمعیت اہلحدیث فیروز وٹواں (شیخوپورہ)

مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل وزیر آباد کے ناظم مالیات مولانا نوید احمد کے والد محترم منیر احمد مغل طویل علالت کے بعد 23 فروری کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور نیک سیرت انسان تھے۔ نماز جنازہ میں علماء کرام اور کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ نماز جنازہ خود مولانا نوید احمد محمدی نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین!

المرسل:۔ حافظ محمد آصف ناظم نشر و اشاعت تحصیل وزیر آباد

انتقال پرملال

مرکزی جمعیت اہل حدیث شہر ساہیوال کے سرپرست شیخ حاجی غلام نبی 26 مارچ کو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حاجی صاحب مرحوم کی خدمات جماعت کیلئے ناقابل فراموش ہیں، ہر کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید ہزاروی نے پڑھائی۔ نیز مرحوم کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات بیان فرمائے۔ نماز جنازہ میں شہر بھر کے معززین، علمائے کرام، تاجران اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ پوری جماعت پسماندگان کے صدمہ میں شریک ہے اللہ کریم مرحوم کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

رانا محمد فاروق ناظم نشر واشاعت شہر ساہیوال

مولانا قاری محمد فیاض شاکر کو صدمہ

25 مارچ 2014ء بروز منگل قاری صاحب کے والد محترم حکیم بشیر احمد 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نیک سیرت، بااخلاق اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ ان کی نماز جنازہ مولانا حافظ حمید اللہ سدید اعوان خطیب جامع مسجد رحمانیہ اہلحدیث قلعہ میاں سنگھ گوجرانوالہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں مقامی احباب کے علاوہ قرب وجوار کے علاقہ اور گجرات سے علماء کرام اور احباب جماعت نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے گناہوں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

قاری صاحب کا نمبر: 0311-9791038

شریک غم: قاری عبدالغفار صدیقی

● اہل حدیث یوتھ فورس حلقہ تھانہ سوہدرہ کے صدر حافظ راشد اقبال محمدی کی دادی محترمہ 12 مارچ کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی نماز جنازہ امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علاقہ بھر کے علماء کرام اور یوتھ فورس کے ذمہ داران کے علاوہ کثیر تعداد میں احباب جماعت شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

المرسل:۔ حافظ محمد آصف ناظم نشر واشاعت تحصیل وزیر آباد

عظمتِ مصطفیٰ کانفرنس

بتاریخ 10 اپریل بروز جمعرات بعد نماز عشاء بمقام L-23/2 اوکاڑا محی الدین کنگن پوری، مولانا سہیل احمد شاکر، مولانا محمد منشاء قادری خطابات فرمائیں گے۔

منجانب:۔ بابر علی محمدی نائب ناظم نشر واشاعت اوکاڑا

عظیم الشان تعلیم القرآن کانفرنس

بمقام جامع مسجد اللہ اکبر اہلحدیث چونڈہ میں ۱۶ مارچ بروز اتوار بعد از نماز عشاء منعقد ہوئی جس میں مولانا محمد یسٰین بلوچ، علامہ حافظ شاہد محمود۔ طارق ابراہیم اور دیگر علماء نے تقاریر فرمائیں۔ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا اسکی صدارت مفتی کفایت اللہ شاکر صاحب نے کی اور اس کانفرنس میں ایک عظیم خوشخبری کا اعلان بھی کیا گیا آئندہ ماہ انشاء اللہ الرحمٰن حفظ القرآن تجوید القرآن کے ساتھ مع عصری تعلیم تربیت کا انتظام منفرد انداز میں کیا جائے گا۔

منجانب: زبیر احمد صدیقی دھاریوال چونڈہ:

عظیم خوشخبری

بواسیر کا آپریشن کروانے سے پہلے نجات، بواسیر کیپسول 15 روزہ استعمال کریں۔ ان شاء اللہ شفاء ہوگی۔ معجون شفاء، پیشاب کی کثرت کے لئے فوری اثر اور انتہائی مفید ہے۔

حکیم فاروق اقبال فاضل طب والجراحت، نیو کروال شالامار ٹاؤن لاہور

(طبیب قرشی ڈسپنسری کیمپ جیل لاہور) 0321-4388612

مدنی دواخانہ

معالج: ابوعبیدہ حکیم محمد ابراہیم حنیف

خطیب: مسجد محمدی باغوالی اہل حدیث،
☆ فاضل تحریک طب (رجسٹرڈ) پاکستان،
☆ فاضل درس نظامی، فاضل وفاق المدارس،
☆ فاضل طب اسلامی، نبوی، اسلامی اور یونانی طریق علاج

لیور لائف سیرپ
خون کی کمی، معدے کی خرابی
جگر کی کمزوری اور عام کمزوری کا حل

ہیئر لائف روغن
سر کی خشکی، سکری بالوں کی ہر اک خرابی
مثلاً ٹوٹنا، جھڑنا اور چھوٹے رہنا وغیرہ

اوقات کار: گرمیوں میں صبح 9 بجے تا 12 بجے، عصر تا مغرب..... سردیوں میں دوپہر 1 تا 5 بجے شام

پتہ: مین سٹاپ اسعد کالونی، شیخوپورہ روڈ گوجرانوالہ 0333-8113255

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

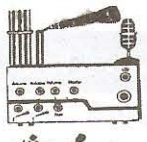

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوھر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

دینی و دنیاوی علوم کی عظیم دانشگاہ جامعہ دارالسلام (رجسٹرڈ) ڈھولن ہٹھاڑ ضلع قصور میں

اعلان داخلہ

شعبہ درس نظامی، تجوید وقرأت

بہترین رہائش، خوراک اور علاج معالجہ کے ساتھ ساتھ تربیت پر خصوصی توجہ

☆ شعبہ تجوید وقرأت میں حافظ قرآن/منزل پختہ کرنے کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں۔ ☆ مڈل کا امتحان دے کر فارغ ہونے والے طلباء کیلئے درس نظامی میں داخلہ کا سنہری موقع۔ ⊙ داخلہ کے وقت والد/سرپرست کا ہمراہ آنا ضروری ہے۔ ⊙ والد/سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی، طالب علم کے ''ب'' فارم کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

نوٹ: جامعہ دارالسلام خورشیدیہ للبنات، باقر کے روڈ پر مقامی و بیرونی طالبات کیلئے انتہائی محفوظ اور شاندار عمارت میں درس نظامی، حفظ وقرأت اور وفاق المدارس کا بہترین انتظام ہے۔

الداعی الی الخیر: **حافظ مشتاق احمد** رئیس جامعہ دارالسلام ڈھولن ہٹھاڑ ضلع قصور 0300-6570889

عرصہ 44 سال سے مساجد کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

نام ہی کافی ہے

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیا نمیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نام ہی کافی ہے

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا نمیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیا نمیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

۴۰ ویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس

بتاریخ: 11 اپریل 2014ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء

بمقام: مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث المعروف علامہ محمد یوسف ضیاء والی قلعہ دیدار سنگھ

خطبہ جمعۃ المبارک

محترم جناب

مولانا

سید عطاء اللہ بخاری حفظہ اللہ

"فکر آخرت"

بعد نماز عشاء

شاعر حضرات

جناب فداء الرحمن طیب

جناب حذیفہ ثناء اللہ

جناب عبدالوہاب صدیقی

مقررین

☆ جناب قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی، ☆ جناب مولانا قاری محمد حنیف ربانی

☆ جناب حافظ عبدالباسط شیخوپوری، ☆ جناب ابوبکر سلطان یزدانی، ☆ جناب مولانا عبدالغنی محمدی

الداعی الی الخیر

صاحبزادہ داؤد بن ضیاء

خطیب جامع مسجد محمدی اہل حدیث، المعروف علامہ محمد یوسف ضیاء والی قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ

نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور ضلع کے زیر اہتمام

نفاذ اسلام اور قرآن و سنت کی بالادستی کیلئے

صلی اللہ علیہ وسلم

عظیم الشان سالانہ کانفرنس

ان شاء اللہ

مقررین
- قاری سعید اللہ سعید
- قاری عبدالرؤف صارم
- قاری شمس الدین
- قاری عبدالوحید

شعراء کرام
- نذیر احمد سحابی
- جعفر طیار
- محمد ظلال خالد
- عبدالوہاب صبحی

مہمانان گرامی
- شاہ عبدالرزاق
- مولانا نذیر احمد انصاری
- محمد عمران
- جناب شیخ بشیر احمد
- محمد تنویر قاسم
- عبدالغفار
- محمد آصف
- بابر فاروق
- طارق محمود
- شاہ نواز
- مطیع اللہ
- محمد فیاض
- محمد نواز
- ارشد عمران
- محمد عامر عبداللہ

نقابت
- محمد یونس حیدری
- محمد ابراہیم سلفی
- منیر احمد وقار
- سیف اللہ ارشد

بمقام مسجد مبارک اہل حدیث سلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور

بتاریخ 20 اپریل بروز اتوار 2014

بزرگی: رانا محمد ناصر اللہ خان

زیر ادارت: پروفیسر علامہ ساجد میر حفظہ اللہ — امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

ندیم احمد

زیر نظامت: حافظ عبدالکریم ڈاکٹر MNA — فضیلۃ الشیخ حفظہ اللہ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہل حدیث پاکستان

بزرگی: جناب حضرت مولانا امتیاز احمد حفظہ اللہ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہل حدیث

پہلی نشست بعد نماز ظہر
- حماد لکھوی
- شہباز حسن
- محمد طیب شاہ نقوی
- محمد یونس پسروری
- محمد یسین بلوچ
- محمد ارشد
- عامر صدیقی
- محمد طیب محمدی

دوسری نشست بعد نماز عصر
- محمد زبیر قریشی
- محمد حنیف ربانی
- محمد خالد مجاہد
- زبیر احمد ظہیر
- عبدالمتین صغیر
- قاری ریاض قدیر
- محمد فضیل فضل

تیسری نشست بعد نماز عشاء
- عبدالمالک مجاہد
- عبدالرحمن
- عبدالرشید تجاری
- منظور احمد
- طیب الرحمن زیدی
- عبدالباسط
- محمد عمر صدیق
- ذاکر الرحمن

شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیۃ اہل حدیث لاہور

0300-8851572
0301-3908788
0323-4305046
0300-4902984

سعید آرٹ
0300-4553850
0302-2200009
saeedart768@gmail.com

یا حیی یا قیوم — بسم اللہ الرحمن الرحیم — برحمتک نستغیث

زیر اہتمام

مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل رحیم یار خان

فقید المثال عظیم الشان

منہاج الاسلام کانفرنس

ان شاء اللہ

تلاوت: صاحبزادہ حافظ طلحہ زین العابدین صاحب

مرکز ہذا میں شعبہ تحفیظ القرآن کے سالانہ امتحان کے نتائج کے موقع پر

ان شاء اللہ العزیز

بمقام

مرکز منہاج الاسلام اہلحدیث المعروف وقاری ثناء اللہ قصوری والا مرکز
نہر کنارہ مٹھار روڈ وائرلیس پل
رحیم یار خان

منعقد ہو رہی ہے

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ ثناء اللہ زاہدی صاحب — سرپرست مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع رحیم یار خان

زیر صدارت: جناب حضرت حافظ محمد عامر صدیقی صاحب — امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع رحیم یار خان

زیر قیادت: فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا حافظ محمد اسلم حنیف صاحب — ضلعی سینئر نائب امیر مرکزی جمعیت رحیم یار خان

زیر امارت: محترم جناب مرزا افتخار بیگ صاحب — صدر مرکزیہ رحیم یار خان

تحت اشراف: محترم جناب حبیب ڈاکٹر الحق صاحب — ضلعی امیر مرکزیہ رحیم یار خان

8 اپریل 2014 بروز منگل بعد از عشاء

ان شاء اللہ العزیز

خطیب پاکستان — محبوب عوام شیر اسلام

حضرت مولانا حافظ محمد یوسف پسروری صاحب حفظہ اللہ

نائب ناظم اعلیٰ مرکزیہ صوبہ پنجاب

مقرر انقلاب — خطیب بیباک

جناب حافظ رانا محمد خلیق خان پسروری صاحب

چیئرمین ذیلی تنظیمات مرکزیہ پاکستان

تلاوت: جناب قاری کلیم اللہ صاحب — مرکز ہذا

نعت: مولانا عبدالرؤف صاحب — مرکز الحدیث ملتان

شیخ القرآن کے مجرب محراب کے وارث

حضرت مولانا قاری نعیم الرحمن شیخوپوری صاحب

چیئرمین شعبہ تبلیغ اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان

بیرونی مہمانوں کو کھانا مغرب تا عشاء کھلایا جائیگا ☆ عشاء کے بعد فوراً پروگرام شروع ہوگا

الداعی الی الخیر

ابو طلحہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری
خطیب و بانی مرکز ہذا ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل رحیم یار خان
0300-0345-0335-0312-9679796

عبدالستار پرنٹنگ پریس شیخوپورہ مارکیٹ پیپلز کالونی 0300-0320-0333-0313 4110657 پروپرائٹر محمد خان عبدالستار
0321-8830169-0321-7911977 krisansattar1977@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جامعہ رحمانیہ

اہل حدیث کانفرنس

عظیم الشان

45 ویں سالانہ

امارت: ابو علامہ ساجد میر صاحب حفظہ اللہ

صدارت: حضرت مولانا عبدالحمید عامر صاحب

بانی الجامعہ: حضرت مولانا حافظ عبدالرزاق سیدی رحمہ اللہ

زیر نگرانی: حضرت مولانا منظور احمد صاحب

نظامت: حضرت مولانا حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ

قیادت: حضرت مولانا عبدالباسط صاحب حفظہ اللہ

قیادت: حضرت مولانا حافظ عطاء الرحمن عامر صاحب

قیادت: حضرت مولانا قاری محمد ادریس عاصم صاحب حفظہ اللہ

قیادت: قاری زاہد محمود سعیدی صاحب

قیادت: راشد محمود سعیدی صاحب

قیادت: سعید اللہ سعید صاحب

قیادت: احسان اللہ احسان صاحب

قیادت: حافظ عزیز الرحمن عزیز صاحب

قیادت: حافظ محمد ایوب خالد صاحب جھیران

محمد عمران سلفی — محمد انس سلفی — محمد عثمان سلفی

سیکورٹی انچارج: حاجی محمد یوسف صاحب حمانی AYF

سٹی قیادت:
- ملک نزار محمد صاحب امیر مرکزیہ
- چوہدری عبدالرحمن مکی صاحب جنرل سیکرٹری
- حاجی ندیم صاحب مرکزیہ
- نیاز محمد مرزا صاحب AYF
- پیر حیات صاحب
- شیخ محمد عارف صاحب
- غلام رسول ڈوگر صاحب مرکزی AYF

مہمانان گرامی:
- اعجاز احمد عمان صاحب MPA
- ملک ذوالفقار صاحب MPA
- عبداللطیف صاحب
- ملک راشد صاحب
- حافظ عمر فیض صاحب
- عبدالحفیظ صاحب
- حافظ محمد عباس صاحب
- عبدالحفیظ ملک صاحب
- ملک داؤد احمد صاحب
- نعیم الرحمن صاحب
- امانت علی صاحب
- فیض محمد صاحب
- عبدالقہار راشد صاحب
- شیخ آفتاب احمد صاحب
- غلام محمد صاحب حافظ آباد
- مختار احمد صاحب
- محمود الحسن صاحب
- مشتاق احمد صاحب
- بشیر احمد صاحب
- طارق محمود صاحب
- فضل الرحمن صاحب

خطبہ جمعۃ المبارک: حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحب حفظہ اللہ
خطیب اعظم ملتان

زیر اہتمام: مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان

بمقام دارالعلوم رحمانیہ

اڈا لاریاں فاروق آباد

10-11 اپریل 2014

جمعرات جمعہ

نماز ظہر سے جمعۃ المبارک تک

بعد نماز عصر:
- قاری یاسین بلوچ صاحب — وکیل صحابہ
- قاری عبدالحفیظ صاحب فیصل آبادی — وکیل صحابہ
- قاری محمد حنیف ربانی صاحب حفظہ اللہ گکھوڑی
- حافظ زوہیب احمد فاروق آباد
- مولانا عبدالعلیم صاحب یزدانی جھنگ
- عبدالستار جڑانوالہ
- مولانا محمد شفیق پسروری صاحب لاہور
- طلحہ منظور سانده کلاں

بعد نماز عصر:
- قاری خالد محمود صاحب مجاہد پتوکی — سید زید شاہ
- مولانا عبدالرزاق ساجد صاحب
- محمد شریف حصاری صاحب کراچی
- مولانا عبداللہ شاہ صاحب حفظہ اللہ فیصل آباد
- یونس آزاد صاحب لاہور
- حضرت مولانا محمد یوسف پسروری صاحب
- مولانا محمد ابراہیم صاحب حفظہ اللہ طارق عظیم آباد
- مولانا بہادر علی سیف صاحب سمندری
- مولانا محمد اشرف آزاد شیر اوکاڑوی صاحب حفظہ اللہ
- مولانا محمد نبیان عابد صاحب

- حضرت مولانا ابراہیم علوی صاحب
- حضرت مولانا محمد دین صاحب
- مولانا فاروق احمد صاحب
- مولانا اسمٰعیل ساجد صاحب
- مولانا محمد زبیر قاسمی صاحب
- مولانا محمد شریف صاحب قاری منارہ
- مولانا محمد اسحاق صاحب اوکاڑوی
- حضرت مولانا سعید احمد صاحب چیچوی
- قاری عبدالمتین اصغر صاحب
- مولانا عبدالستار نجم صاحب

خادم الجامعہ: شاہد محمود سعیدی صاحبزادہ

دارالعلوم رحمانیہ جامعہ رحمانیہ للبنات
اڈا لاریاں فاروق آباد 0333-4278240
0333 4122329
0334 4074008

رابطہ کانفرنس:
- پروفیسر ناصر محمود سعیدی 0301-4680156
- حافظ نعیم الرحمن ساجد 0300-7963854
- سیٹھ خالد محمود 0320-4978357
- قاری حافظ عبدالرحمن ساجد 0302-4941595

فیصل آن پرنٹنگ خلافی الحسنین یونٹوز جی جھنگ روڈ نزد مرکزی جمعیۃ اوقاف فاروق آباد 0332-4027740

آپ نصیحت کریں تحقیق نصیحت نفع دے گی (القرآن) جو میری حدیث سنے اللہ تعالیٰ اسے تروتازہ رکھے (الحدیث)

قرآن و حدیث کانفرنس

14 ویں سالانہ

تاریخ ساز

زیر سرپرستی: ڈاکٹر حافظ عبدالکریم MNA

زیر صدارت: حاجی شاہ روخان — محمد اسلم خان کھوکھر

حسب سابق بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہوگی ان شاء اللہ

ابراہیم ہادی 0344-3694211 0334-6703126

13 اپریل 2014ء اتوار صبح 10 تا رات 8 بجے

مرکز البدر نزد چوک چوہڑ یار روڈ سیفن غازی مائینر ڈیرہ غازی خان

محمد یٰسین راہی — محمد شریف جلال — اسامہ ابراہیم — نذیر احمد — جاوید اقبال — عطاء اللہ — عبدالرحمن — عبدالرحیم کلیم — محمد زاہد — عبدالسلام — عبدالجبار

عبدالمجید سلفی — عبدالرحمن جراب — نور محمد — شیر افگن — سید ایوب — عبیداللہ — محمد حنیف — محمد عابد — مشتاق احمد — خالد ظہیر

قرآن کریم کی تلاوت — قاری اسلام

حضرت علامہ مولانا سیف اللہ خالد — حضرت مولانا محمد عثمان شاکر — حضرت مولانا حافظ سلطان محمود — حضرت مولانا سید شفیق الرحمن چشتی

نعت خوان: منظور احمد عادل

حضرت مولانا محمد رفیق اثری — حضرت مولانا عبدالرحمن چیمہ — حضرت مولانا سید بطین شاہ نقوی (سید سرگودھا) — حضرت مولانا حافظ بنیامین عابد اوکاڑوی

شیر پاکستان حضرت مولانا منظور احمد — حضرت مولانا اکرم زاہد — حضرت مولانا ابراہیم طارق — حضرت مولانا عبداللہ نثار

خالد محمود — حضرت مولانا عمر فاروق — حضرت مولانا عبدالحق — حضرت مولانا امتیاز خالد — حضرت مولانا عطاء الرحمن شاہین — حضرت مولانا ساجد منیر — غلام قادر

ثابت اور بوجہ: الوند مرکز البدر نزد چوک چوہڑ یار روڈ سیفن غازی مائینر

آپ سے گزارش ہے کہ شرکت مقصد ہے جو اکرم الشیخ ہوا

مدیر: حافظ محمد عثمان — مرکز البدر نزد چوک چوہڑ یار روڈ غازی مائینر ڈیرہ غازی خان 03006786931.03007512003.03154455127

الداعی الی الخیر

ابراہیم ہادی دفتر اہل حدیث چوک ڈیرہ 26 نزد اعوان چوک ڈیرہ 0344-3694211.0334-6703126

خواتین کیلئے پردہ اور مہمانان کیلئے بعد نماز عصر کھانے کا انتظام ہوگا ان شاء اللہ

افتتاح

دینی و عصری علوم کا حسین امتزاج ایک معیاری تعلیمی ادارے کا

مرکز النور الاسلامی

رحمان ٹاؤن جھیال جھنگ روڈ فیصل آباد

11 اپریل 2014 کا شاندار پروگرام

خطبہ جمعۃ المبارک

آغاز خطبہ جمعۃ المبارک 12:30 بجے

فضیلۃ الشیخ المقری حضرت قاری عبد الرحمن صاحب حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ المقری حضرت قاری عبد الحمید محمدی صاحب حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

ارشاد فرمائینگے

خصوصی خطاب

فضیلۃ الشیخ حافظ ظفر اللہ صاحب حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ حافظ عبد اللہ صاحب حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ مولانا حافظ محمد شریف صاحب حفظہ اللہ

مجاہد ملت مولانا قاری محمد زبیر مجاہد صاحب حفظہ اللہ

علامہ حضرت ارشاد الحق اثری صاحب حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ حضرت حافظ عالم سعود صاحب حفظہ اللہ

مجاہد اہلحدیث حضرت مولانا عبد الرشید حجازی صاحب

گلزار احمد صاحب | عبد العزیز علوی صاحب | عبد اللہ امجد صاحب | محمد یوسف صاحب انور | محمد طیب معاذ صاحب

عتیق اللہ صاحب | عبد الغفور صاحب | محمد السید صاحب | قاری محمد حنیف بھٹی صاحب | حامد اشرف صاحب

اسہمات کرام قارئین

حاجی عبد الخالق صاحب، الحاج بشیر احمد صاحب کٹ پیس والے، محمد عباس صاحب بھلہ
حاجی محمد اسلم صاحب ٹوشیکٹائل، الحاج محمد ارشد صاحب پاشا، شیخ محمد اعجاز MPA، چوہدری محمد ارشد صاحب جٹ
الحاج محمد رفیق صاحب عابد ناصر، چوہدری ڈاکٹر نثار احمد جٹ MNA، چوہدری ظفر اقبال ناگرہ MPA
چوہدری غلام مصطفےٰ ڈوگر صاحب، حاجی نذیر احمد پھولا بادانہ والے، قاری محمد ایوب صاحب مندر گلی والے
چوہدری محمد الیاس صاحب جٹ سابقہ MNA، ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب انصاری جھیال

مرکز النور الاسلامی کے شعبہ جات

★ تحفیظ القرآن الکریم ★ شعبہ تجوید ★ درس نظامی
★ اعداد العلماء والدعاۃ ★ عصری تعلیم و کمپیوٹر

اعلان داخلہ

مرکز ھذا میں یکم اپریل سے تمام شعبہ جات میں داخلہ شروع ہے

رابطہ برائے داخلہ: 0300-6682616

زیر اہتمام: محمد انس مدنی و انتظامیہ مرکز النور الاسلامی رحمن ٹاؤن جھیال فیصل آباد 0300-6600069 041-2649561

کلیہ دار القرآن و الحدیث جناح کالونی فیصل آباد

عورتوں کیلئے پردے کا معقول انتظام ہوگا ۔ پروگرام کے بعد لنگر کا انتظام ہوگا

Weekly **AHL- E - HADITH**

CPL No 116

106, Ravi Road Lahore (54000)

Email: Weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE :www.ahlehadith.org

Head Office: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e- Hadith 042-37720257

Paigham Tv:042-37722876

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئین گلستان میں ۔ ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے گی

جمعیت مرکزی اہل حدیث اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن فیروز وٹواں

زیر اہتمام

محمد عارف مغل ۔ محمد عارف کھوکھر

حافظ عبدالعظیم اسد ۔ عمار فاروق ۔ اسد اللہ خالد نور ۔ محمد عمران مجاہد مغل ۔ عمر فاروق سعیدی ۔ اکرام اللہ حنیف

ریاض احمد ۔ ریاض حسین ۔ محمد ظاہر اصغر ۔ عبدالاعلیٰ ۔ عبدالرحمن محمد لوناصاحب ۔ منزل راشد

عبدالرحمن دریچہ ۔ عبداللہ شاکر ۔ محمد امان اللہ

چھٹی سالانہ

لبسلسلہ فتح مباہلہ

ختم نبوت کانفرنس

ایمان افروز

عظیم الشان ۔ فقید المثال

الوداعی

جامعہ سے فارغ ہونیوالے طلباء کو اسناد دی جائیں گی

اہل علاقہ سے شرکت کی اپیل ہے

مرکز جامعہ عثمانیہ اہل حدیث فیروز وٹواں ضلع شیخوپورہ

14 اپریل 2014 بروز پیر

نماز مغرب سے رات گئے تک

مقررین حضرات

سلطان القراء فضیلۃ الشیخ قاری المقری حضرت مولانا قاری صہیب احمد میر محمدی صاحب حفظہ اللہ

خطاب بعد نماز مغرب ہوگا

خطیب ملت شہنشاہ خطابت حضرت علامہ جناب زبیر احمد ظہیر صاحب حفظہ اللہ

سپریم امیر مرکزیہ پاکستان

موضوع: فتنہ قادیانیت

عبدالرحیم اشرف

خطیب فرزند شیر پنجاب حضرت مولانا حافظ محمد یوسف پسروری صاحب حفظہ اللہ

موضوع: ختم نبوت اور امت مسلمہ

مقرر شیریں بیان خوش الحان مقرر جناب حضرت مولانا حافظ محمد اسماعیل عتیق صاحب حفظہ اللہ

موضوع: ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری

مقرر شیریں بیان حضرت مولانا عبدالستار انجم صاحب ایم اے

فاضل نوجوان حضرت مولانا عبدالرشید اسلم صاحب حفظہ اللہ

قائد اہلحدیث حافظ ذاکر الرحمن صدیقی صاحب حفظہ اللہ

مرکز جامعہ عثمانیہ 11 اپریل 2014 خطبہ جمعۃ المبارک

عالم عامل فاضل اشرف حضرت مولانا حافظ محمد امین صاحب حفظہ اللہ

مہمانان گرامی

محمد نصر اللہ حسن ۔ محمد نواز ۔ شہزاد اکرم ۔ سدی احمد ۔ مقامی علمائے کرام ۔ محمد عباس ۔ جار اللہ ۔ ابو محمد زکریا ۔ فقیر اللہ محمد ۔ ابوبکر قمر ۔ ضمیر احمد ۔ ثناء اللہ عیسیٰ ۔ محمد حسین ۔ محمد اسماعیل ۔ مشتاق احمد ۔ محمد اسماعیل اللہ ۔ انس عمران

مہمانان گرامی

اقبال احمد خان ۔ ذوالقرنین ۔ آصف ریاض ۔ محمد اکبر مہار ۔ امتیاز حسین ۔ شہباز صفدر ۔ عبدالستار ۔ عبدالواحد ۔ محمد داؤد مغل ۔ عبدالحفیظ ۔ محمد یوسف مہار ۔ اعجاز صفدر ۔ عبدالرحمن ۔ ظفر اقبال ۔ عبدالستار ۔ محمد کاشف سلیم

عبداللہ محمد نواز ضیاء ناظم مرکز جامعہ عثمانیہ اہل حدیث فیروز وٹواں

رابطہ نمبرز: 0300-8171944,0300-8873188